تبلیغی جماعت

کی

ایکسرے رپورٹ

شہبازِ دکن مولانا محمد مجیب علی رضوی القادری

خطیب جامع مسجد روضۃ الحدیث رین بازار حیدرآباد۔

ترتیبِ جدید و تسہیل

محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد دکن

Scanned by CamScanner

تبلیغی جماعت

کی

ایکسرے رپورٹ

شہبازِ دکن مولانا محمد مجیب علی رضوی القادری
خطیب جامع مسجد روضۃ الحدیث رین بازار حیدرآباد۔

ترتیبِ جدید و تسہیل

محمد یحییٰ انصاری اشرفی

شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد

Scanned by CamScanner

﴿ بہ نگاہ کرم حضور شیخ الاسلام رئیس المحققین امام المتکلمین محدث کبیر مفتی اعظم
شہزادۂ حضور غوث الثقلین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی مدظلہ العالی ﴾

نام کتاب : تبلیغی جماعت کی ایکسرے رپورٹ

مرتب : شہباز دکن مولانا قاری محمد مجیب علی رضوی القادری

تصحیح ونظر ثانی : محمد یحییٰ انصاری اشرفی

ناشر : شیخ الاسلام اکیڈمی حیدرآباد (دکن)

اشاعت اول : ڈسمبر ۲۰۰۴

تعداد : ۵۰۰۰

قیمت : 20 روپیے

ملنے کا پتہ

مکتبہ انوار المصطفے

23-2-75/6 مغلپورہ ۔ حیدرآباد (دکن)

Maktaba Anwarul Mustaf

Moghal Pura, Hyderabad - A.P.

Ph : 9848576230 - 55712032

☆ مکتبہ اہل سنت و جماعت عقب مسجد چوک حیدرآباد

☆ مکتبہ عظیمیہ پنج محلہ نیو بس اسٹانڈ چارمینار حیدرآباد۔

☆ کاظم سیریز تالاب کٹہ حیدرآباد۔فون : 9246524187

(علماء اہل سنت و جماعت کے اڈیو و ویڈیو کیسٹس اور سی ڈیس دستیاب ہیں)

Scanned by CamScanner

فہرست مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱	تاریخ فتنہ وہابیت	۵
۲	تبلیغیوں اور دیوبندیوں کا اقرارِ وہابیت	۹
۳	تبلیغی جماعت کی تحریک	۹
۴	بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کی تعلیمات	۱۱
۵	مولوی اسماعیل دہلوی کی تعلیمات	۱۴
۶	مولوی رشید احمد گنگوہی کی تعلیمات	۱۷
۷	مولوی قاسم نانوتوی کی تعلیمات	۲۰
۸	مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات	۲۱
۹	عقائد علمائے دیوبند	۲۵
۱۰	تھانوی صاحب کے پردادا کا قبر سے مٹھائیاں لانا	۲۶
۱۱	بانی دارالعلوم دیوبند کی بعد وفات کرامت	۲۶
۱۲	گستاخانہ خوابوں کی فہرست	۲۷
۱۳	نبی اکرم کو گرنے سے بچالیا (معاذ اللہ)	۲۷
۱۴	قرآن عظیم پر پیشاب (معاذ اللہ)	۲۷
۱۵	حضور ﷺ نے اردو زبان علمائے دیوبند سے سیکھی (معاذ اللہ)	۲۸
۱۶	ام المؤمنین سیدہ عائشہ کی شان میں وہابیوں کی گستاخیاں	۲۸
۱۷	خاتونِ جنت سیدہ فاطمہ نے سینے سے چمٹالیا (معاذ اللہ)	۳۱

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ
۱۸	تھانوی کی مریدنی سے حضور ﷺ کا بغلگیر ہونا (معاذ اللہ)	۳۲
۱۹	حضور ﷺ مقتدی (معاذ اللہ)	۳۲
۲۰	حضرت ابراہیم علیہ السلام مقتدی (معاذ اللہ)	۳۳
۲۱	صفیں بچھانا اور تھانوی کی اقتداء میں تراویح پڑھنا (معاذ اللہ)	۳۳
۲۲	تخت پر وعظ اور امام الانبیاء نیچے (معاذ اللہ)	۳۴
۲۳	صفات میں اشتراک و برابری (معاذ اللہ)	۳۴
۲۴	رسول اللہ ﷺ سے کھانا پکوانا (معاذ اللہ)	۳۵
۲۵	رسول پاک مقتدی اور مریدوں کے پیچھے	۳۸
۲۶	جسم میں جسم سما گیا (معاذ اللہ)	۳۹

جماعتِ اہلحدیث کا فریب : جماعتِ اہلحدیث کا نیا دِین

اہلحدیث اور شیعہ مذہب

اہلحدیث دورِ جدید کا ایک نہایت ہی پُرفتن، بدعقیدہ، دہشت گرد، وحشتناک اور بدعتی فرقہ ہے۔ اسلامی وحدت کو پارہ پارہ کرنے کے لئے انگریزوں نے جاگیر، مناصب اور نوابی دے کر اس باطل فرقے کے ہاتھ میں آزادی مذہب اور عدم تقلید کا جھنڈا تھما دیا تھا۔ اہلحدیث کا بنیادی مقصد اسلامی اقدار نظریات وافکار اور صحابہ کرام، تابعین عظام، محدثین ملت، فقہائے اُمت، اولیاء اللہ، ائمہ دین، مجتہدین ومجددینِ اسلام اور اسلاف صالحین کے خلاف اعلان بغاوت ہے۔ تفسیر بالرائے، احادیث مبارکہ کی من مانی تشریح، خودساختہ عقائد ومسائل، انکار فقہ اور ائمہ اربعہ خصوصاً امام اعظم سیدنا ابوحنیفہ نعمان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی شان میں بے ادبی وبکواس اس فرقہ کا خصوصی وصف ہے۔

مذہب اہلحدیث کے خصوصی عقائد ومسائل اور پوشیدہ رازوں سے واقفیت کے لئے مندرجہ بالا تینوں کتابوں کا مطالعہ وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

Scanned by CamScanner

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد لله رب العالمين والصلوٰة والسلام علىٰ سيد الأنبيآء والمرسلين وعلىٰ آلہٖ واصحابہٖ اجمعين .... أما بعدُ

تاریخ فتنہ وہابیت

حضرت علامہ حافظ محمد انوار اللہ فاروقی علیہ الرحمۃ بانی جامعہ نظامیہ نے احادیث کی روشنی میں نہایت تفصیل کے ساتھ اپنی کتاب 'انوارِ احمدی' میں وہابی فتنہ کی نشاندہی اور سرکوبی فرمائی ہے۔ بخاری شریف میں حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن ہم حضور انور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے اور حضور انور اموالِ غنیمت تقسیم فرمارہے تھے کہ قبیلہ بنو تمیم کا ایک شخص ذوالخویصرہ حضور کے سامنے کھڑا ہوا اور نہایت گستاخانہ جسارت کے ساتھ کہنے لگا کہ آپ انصاف سے مالِ غنیمت تقسیم کیجئے۔۔ حضور نبی پاک ﷺ نے اس گستاخانہ جملے پر اظہار ناراضگی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ اگر میں انصاف نہ کروں تو اس دُنیا میں کون انصاف کرنے والا ہے۔ اگر میں انصاف نہ کروں تو یقیناً تو محروم و نامراد ہوجائے گا۔

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس کی یہ گستاخی برداشت نہ ہوسکی' وہ فرطِ غضب میں اپنی تلوار بے نیام کرکے کھڑے ہوگئے اور حضور سے اجازت چاہی کہ میں اُس گستاخ کا سر قلم کردوں۔ حضور نے ارشاد فرمایا' اُسے چھوڑ دو یہ اکیلا نہیں ہے اُس کی نسل سے ایک بہت بڑا گروہ پیدا ہوگا جو ایسی نمازیں پڑھیں گے کہ تم اپنی نمازوں کو اُن کی نمازوں کے مقابلے میں حقیر سمجھوگے' وہ قرآن پڑھیں کے لیکن قرآن اُن کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا' وہ دین سے ایسے نکل جائیں گے جیسے شکار کو چھیدتا ہوا تیر نکل جاتا ہے۔

اُس کی پیشانی پر سجدے کا نشان تھا اور حضور انور ﷺ نے اپنے سینے پر ہاتھ رکھ کر

ارشاد فرمایا کہ اُس گروہ کی علامت سر منڈانا ہے۔اور یہ گروہ روپ بدل بدل کر نکلتا رہے گا یہاں تک کہ اُس کا آخری دستہ دجّال کے ساتھ نکلے گا وہ لوگ تمام مخلوق سے بدتر ہیں۔

حضرت امام احمدؒ طبرانی اور حاکم نے حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی ہے وہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ کچھ لوگ مشرق کی طرف سے نکلیں گے وہ قرآن پڑھیں گے لیکن قرآن اُن کے حلق کے نیچے نہیں اُترے گا' جب ایک سینگ کاٹی جائے گی تو دوسری سینگ نکل آئے گی یعنی جب ایک فرقے کا نام ونشان مٹ جائے گا تو دوسرا فرقہ ظہور کرے گا یہاں تک کہ اس کا آخری دستہ دجّال کے ساتھ ہوگا۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ خوارج بھی مشرق ہی کی طرف سے نکلے اور وہابی بھی مشرق ہی کی طرف سے ظاہر ہوئے' یہ وہی فرقہ ہے جس کی طرف ایک حدیث میں اشارہ کیا گیا ہے۔

(انوارِ احمدی صـ ۳۰۷)

بخاری شریف میں حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے مروی ہے کہ ایک دن حضور اکرم ﷺ نے ملک شام اور ملک یمن کے بارے میں دُعا فرمائی کہ اے اللہ ہمارے ملک شام اور ملک یمن میں برکت دے۔ اس موقعہ پر ملک نجد کے لوگ بھی موجود تھے' انھوں نے درخواست کی کہ یارسول اللہ ہمارے نجد کے بارے میں بھی برکت کی دُعا فرمائیں۔ حضور نے پھر ملک شام اور ملک یمن کے بارے میں برکت کی دُعا فرمائی۔

جب نجد کے لوگوں نے اصرار کیا تو حضور نے حقیقت کے چہرے سے نقاب اُلٹ دیا اور ارشاد فرمایا کہ وہاں زلزلے اور فتنے برپا ہوں گے اور وہاں سے شیطان کی سینگ نکلے گی۔

معلوم ہوا کہ نجد سے فتنے برپا ہوں گے اور وہ لوگ (وہابی) مشرق سے نکلیں گے۔

اس میں شک نہیں کہ کوئی باطنی خرابی اس فرقہ میں ضرور ہے جس کی وجہ سے مخبر صادق ﷺ نے فرمایا کہ دین سے نکل جانے کے بعد پھر وہ دین میں پلٹ کر نہیں آئیں گے' مگر بظاہر ایک وجہ یہ بھی معلوم ہوتی ہے کہ حمایت توحید اور دفعِ شرک وبدعت کے غرور میں یہ لوگ محبوبانِ بارگاہِ الٰہی کی نہ صرف توہین کرتے ہیں بلکہ اصولِ دین کی طرح دوسروں کو اس کی تعلیم بھی

Scanned by CamScanner

دیتے ہیں جس کی وجہ سے غیرتِ الٰہی انھیں اپنے غضب کا نشانہ بناتی ہے (انوارِ احمدی صہ ۳۱۱)

احادیث سے یہ بھی ثابت ہے کہ فرقہ وہابیہ خوارج کی ایک شاخ ہے مگر اس وجہ سے کہ نئے طور پر اس کا خروج ہوا اس لئے اس کا نام جداگانہ قرار پایا اور وہ فرقہ اپنے بانی کی طرف منسوب ہوا۔ اسی وجہ سے یہ لوگ اپنے آپ کو محمدی کہتے ہیں مگر محتاط علماء نے جب دیکھا کہ عوام الناس اُنھیں ضرور بُرا بھلا کہیں گے اور اس میں حضور کے نامِ مبارک کے لفظ کی توہین ہوگی اس لئے وہ وہابی کے نام سے موسوم کردیئے گئے (انوارِ احمدی صہ ۳۱۴)

' محمد بن عبدالوہاب نجدی ابتداءً تیرہویں صدی نجد عرب سے ظاہر ہوا اور چونکہ یہ خیالات باطلہ اور عقائد فاسدہ رکھتا تھا اسی لئے اُس نے اہلسنت وجماعت سے قتل وقتال کیا، اُن کو بالجبر اپنے خیالات کی تکلیف دیتا رہا، اُن کے اموال کو غنیمت کا مال اور حلال سمجھتا رہا، اُن کے قتل کرنے کو باعث ثواب ورحمت شمار کرتا رہا۔ اہلِ حرم کو خصوصاً اور اہلِ حجاز کو عموماً اُس نے تکلیف شاقہ پہونچائیں۔ سلف صالحین اور اتباع کی شان میں نہایت گستاخی اور بے ادبی کے الفاظ استعمال کئے بہت سے لوگوں کو بوجہ اس کی تکلیف شدیدہ کے مدینہ منورہ اور مکہ معظمہ چھوڑنا پڑا اور ہزاروں آدمی اس کے اور اُس کی فوج کے ہاتھوں شہید ہوگئے' (الشہاب الثاقب صہ ۴۳) ابن عبدالوہاب نجدی کا عقیدہ یہ تھا کہ ' حضور ﷺ کے مقبرے کا دیکھنا ایسا گناہ ہے جیسے بتوں کا دیکھنا' (کتاب التوحید)

خوارج کی طرح فرقہ وہابیہ کو بھی عمل میں نہایت غلو تھا یہاں تک کہ تارک فرض کو یہ لوگ کافر اور حلال الدم سمجھتے تھے۔ عقیدۂ توحید میں وہ اس قدر متشدد تھے کہ یارسول اللہ کہنے والے اور بزرگوں سے مدد مانگنے والے کو یہ لوگ کافر سمجھتے تھے۔

ابن عبدالوہاب نجدی ہر جمعہ کے خطبہ میں کہا کرتا کہ جو شخص نبی کا وسیلہ پکڑے وہ کافر ہے اور زیارت قبور کو وہ ناجائز سمجھتے تھے' چنانچہ کتابوں میں لکھا ہے کہ ایک قافلہ مقام احسا سے آنحضرت ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت کی غرض سے مدینہ طیبہ حاضر ہوا' واپسی کے

وقت جب وہ قافلہ 'درعیہ' پہنچا جہاں ابن عبدالوہاب کا ہیڈ کوارٹر تھا' اُس نے اُن لوگوں کی یہ سزا مقرر کی کہ اُن کی ڈاڑھیاں مُنڈوائی جائیں اور گدھوں پر اس رسوائی کے ساتھ انھیں سوار کرایا جائے کہ اُن کا مُنہ دُم کی طرف ہوتا کہ اس بات کی اچھی طرح تشہیر ہو جائے کہ جو حضور ﷺ کی زیارت کے لئے جائے اُس کی یہ سزا ہے' چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔

بدعت سے ان لوگوں کو اس قدر اجتناب تھا کہ دلائل الخیرات شریف کی سینکڑوں جلدیں جلا دی گئیں۔ ایک نابینا شخص مسجد کے مینارے پر کھڑے ہو کر صلاۃ وسلام پڑھتا تھا اُسے قتل کرا دیا گیا۔

ابن عبدالوہاب کہتا تھا کہ جمعہ کی رات اور دن میں جو شخص دُرود پڑھتا ہے وہ دوزخی ہے۔ جو حضور کے نامِ پاک کے ساتھ سیدنا کا لفظ لگاتا ہے وہ کافر ہے۔ کبھی کہتا کہ مجھے قدرت ملی تو میں گنبد خضرا کو ڈھا دوں گا' وہ کہتا تھا کہ میری لاٹھی حضور سے بہتر ہے کہ اس سے میرا کام نکلتا ہے' (انوارِ احمدی صـ ۳۱۶)

' محمد بن عبدالوہاب کا عقیدہ یہ تھا کہ جملہ اہلِ عالم وتمام مسلمانانِ دُنیا مشرک و کافر ہیں اور اُن سے قتل وقتال کرنا' اُن کے اموال کو اُن سے چھین لینا حلال و جائز بلکہ واجب ہے۔ اسی وجہ سے وہابیوں نے مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ میں بے انتہا مظالم ڈھائے یہاں تک کہ جنت البقیع مدینہ شریف کے قبرستان میں حضرت سیدنا عثمان غنی رضی اللہ عنہ' حضرت دائی حلیمہ رضی اللہ عنہا' سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا' حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ' ازواج مطہرات اور بہت سے جلیل القدر صحابہ وصحابیات رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مزارات کو ہتھوڑوں' پھاوڑوں سے توڑا' کھود کر پھینک دیا اور مکہ معظمہ میں بھی جنت المعلیٰ قبرستان میں ام المؤمنین سیدہ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کے مزار مبارک کے گنبد کو توڑ دیا اور عالیشان مزار کو کھود کر پھینک دیا' بیچ قبرستان سے صحابہ کرام کی قبروں پر پختہ سڑک بنا دی۔
(الشہاب الثاقب صـ ۴۳)

حضرت سید احمد بن زینی دحلان مکی شافعی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں کہ: 'وہابی جب

Scanned by CamScanner

مسجدوں اور قبروں کو مکہ معظمہ میں توڑ رہے تھے تو بڑی ڈینگیں مارتے تھے ڈھول بجا بجا کر گانا گاتے تھے اور صاحب قبر کو گالیاں دیتے تھے یہاں تک کہ اس ظالم قوم نے بعض قبروں پر پیشاب بھی کیا' (خلاصہ الکلام فی بیان امراء البلد الحرام جلد ثانی صہ ۲۷۸)

تبلیغیوں اور دیوبندیوں کا اقرارِ وہابیت:

اسماعیل دہلوی نے ہندوستان میں وہابیت کی داغ بیل ڈالی اور ابن عبدالوہاب نجدی کی 'کتاب التوحید' کا ترجمہ 'تقویت الایمان' کے نام سے شائع کیا' اس کے علاوہ 'صراط مستقیم' کتاب لکھ کر بھی وہابیت کو فروغ دیا۔ تھانوی جی کو وہابی ہونے پر فخر و ناز ہے لکھتے ہیں:
'بھائی! یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ کے لئے کچھ مت لایا کرو' (اشرف السوانح جلد اول)
رشید احمد گنگوہی کا فتویٰ بھی موجود ہے کہ: 'محمد ابن عبدالوہاب کے مقتدیوں کو وہابی کہتے ہیں اُن کے عقائد نہایت عمدہ تھے' (فتاویٰ رشیدیہ) 'ہم بڑے سخت وہابی ہیں' (سوانح مولانا یوسف ۱۹۲)
مولانا زکریا لکھتے ہیں 'مولوی صاحب میں خود تم سے بڑا وہابی ہوں' (سوانح مولانا یوسف صہ ۱۹۳)

تبلیغی جماعت کی تحریک

الحمدللہ ہمارا دین اسلام ہے ہم مسلمان ہیں اور ہمارا مذہب اہل سنت و جماعت ہے۔ دین اسلام میں عقائد جڑ ہیں اور اعمال شاخیں۔ جس طرح درخت کی جڑ کٹ جائے یا خراب ہو جانے سے شاخیں مُرجھا کر فنا ہو جاتیں ہیں اسی طرح عقائد کے نہ ہونے یا بگڑ جانے سے اعمال خراب و برباد ہو جاتے ہیں اس لئے اعمال سے پہلے عقائد کا صحیح و درست ہونا بہت ضروری ہے۔ اسلام کے سارے عقائد کی بنیاد ہی ذاتِ رسول اکرم ﷺ ہے۔ حضور ﷺ کو رسول مان لینے کے بعد ہی قرآن اور تمام اسلامی احکام' جنہیں لے کر رسول خاتم ﷺ مبعوث ہوئے تسلیم کئے جاتے ہیں۔

آج ہم اور آپ جس دورِ پُر فتن سے گذر رہے ہیں بڑا ہی دردناک ہے۔ منافقین نئے نئے طریقوں سے اسلام کے قلعہ پر بمباری کر رہے ہیں۔ ڈاڑھی، پائجامہ، نماز، روزہ کی آڑ میں رئیس المنافقین عبداللہ ابن ابی کی بانسری بجا رہے ہیں۔

بیک وقت منافقین کی تمام جماعتوں کا متحدہ محاذ بانی اسلام محمد رسول اللہ ﷺ کی عظمت پر بھرپور وار کر رہا ہے۔ ہر جگہ رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ مقدس موضوع بحث بنی ہوئی ہے خصوصاً علمِ غیب رسول، نورانیت و بشریتِ رسول، توسل نبی، شفاعت رسول، حیات النبی، اختیارات النبی، سماعت رسول، حاضر و ناظر، نور محمدی پر بھرپور حملے کئے جا رہے ہیں اچھی طرح یاد رکھئے کہ رسول اکرم ﷺ کی ذات بحث و مباحثہ کے لئے نہیں ہے بلکہ مان لینے کے لئے ہے۔ سرورِ کائنات ﷺ کا دامن تھامنے کے لئے ہے، کھیلنے کے لئے نہیں۔

آپ نے اکثر دیکھا ہوگا کہ شہروں اور دیہاتوں کے مساجد میں پیش امام کے سلام پھیرتے ہی کچھ لوگ کھڑے ہو جاتے ہیں اور نمازیوں سے درخواست کرتے ہیں کہ آپ نماز کے بعد کچھ دیر کے لئے مسجد میں ہی بیٹھ جائیں تاکہ ہم مل جل کر اللہ اور رسول کی باتیں کر سکیں۔ پھر نماز کے بعد اُن میں سے کوئی صاحب تبلیغی نصاب (فضائل اعمال) نامی کتاب پڑھتا ہے اور پھر چند افراد پر مشتمل یہ گروہ گلی کوچوں میں گھوم کر تبلیغ کرتا ہے۔

ابتدائی طور پر تبلیغی جماعت کے جو پروگرام پیش کئے جاتے ہیں وہ کچھ اس طرح ہے کہ :
☆ لوگوں سے کلمہ پڑھوا کر اللہ جل شانہ کا ذکر کیا جائے ☆ انہیں مسجد میں جمع کر کے اللہ کی باتیں کی جائیں ☆ اُن کو نماز کا پابند بنایا جائے اور دیگر مسلمانوں میں تبلیغ کرنے پر آمادہ کیا جائے۔

ظاہر ہیکہ ان مقاصد سے کسی کو اختلاف نہیں ہو سکتا۔ تبلیغی جماعت کی یہ باتیں صرف دکھانے کے لئے ہوتی ہیں اُن کے ذہن میں کچھ اور ہی پروگرام ہوتا ہے۔ تبلیغی جماعت دراصل دین کے نام پر مسلمانوں کو بے دین بنانے والی ایک نہایت چالاک جماعت ہے کلمہ اور نماز کے نام پر مسلمانوں کو اپنے رسول کی طرف سے بد عقیدہ بنانا، اولیاء اللہ کی عظمت گھٹانا اور مذہب اہل سنت کو مٹا کر دُنیا میں وہابیت پھیلانا تبلیغی جماعت کا بنیادی

Scanned by CamScanner

نصب العین ہے۔ چلہ، گشت اور چلت پھرت کا طریقہ انہوں نے اسی لئے نکالا ہے کہ حق پرست مسلمانوں کا ذہن تبدیل کرنے کے لئے سفر کی حالت میں انہیں تنہائی اور اعتماد کے لمحے میسر آسکیں۔ نیک دل مسلمان اپنی سادہ لوحی سے ایمان کے ان رہزنوں کو دین کا خادم سمجھتے ہیں جو بستر اُٹھا کر 'تبلیغی گشت' کرتے ہیں اور قرآن وحدیث کی جگہ 'تبلیغی نصاب' کی تلاوت کراتے پھرتے ہیں۔ روزمرہ کے مشاہدات سے یہ بات ثابت ہوگئی کہ کوئی جماعت یا فرد اگر بظاہر اچھی اور میٹھی باتیں کرے، اور نیک مقاصد کا اظہار کرے تو یہ ضروری نہیں کہ ہم بغیر سوچے سمجھے اور بغیر پرکھے اُس کے ساتھ ہو جائیں بلکہ ہمیں پوری تحقیق کرکے یہ دیکھ لینا چاہیے کہ کہیں وہ رہبر کے لباس میں رہزن تو نہیں ہے۔ پیغمبروں کی شان میں گستاخی کرکے نماز روزہ کی تلقین ایک بہت بڑا دھوکہ ہے عوام ہوشیار رہیں انبیائے کرام کی شانِ اقدس میں گستاخی کرنے والا مسلمان ہی نہیں رہتا۔

بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس کی تعلیمات

اب آپ تبلیغی جماعت کا حقیقی روپ اُن ہی کی کتابوں کی روشنی میں ملاحظہ فرمایئے، کسی بھی مذہب یا تحریک کے مقاصد معلوم کرنے کا اہم ترین ذریعہ اُس تحریک کے بانی اور اکابرین کی کتابوں سے ہوتا ہے۔ تبلیغی جماعت کے بانی مولوی الیاس ہیں، اُن کے علاوہ یوسف کاندھلوی، مولوی زکریا، منظور نعمانی تبلیغی جماعت کے اہم ستون تصور کیے جاتے ہیں۔ تبلیغی جماعت کے اکابرین میں اسماعیل دہلوی، اشرف علی تھانوی، رشید احمد گنگوہی، قاسم نانوتوی وغیرہ شامل ہیں ۔۔ بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس لکھتے ہیں کہ :

'حضرت مولانا تھانوی رحمۃ اللہ علیہ نے بہت بڑا کام کیا ہے بس میرا دل چاہتا ہے کہ تعلیم تو اُن کی ہو اور طریقہ تبلیغ میرا ہو، کہ اس طرح اُن کی تعلیم عام ہو جائے گی' (ملفوظات مولانا الیاس)

اسی طرح دوسری جگہ مولوی الیاس لکھتے ہیں کہ : ''حضرت گنگوہی (رشید احمد گنگوہی) اس دور کے قطب ارشاد اور مجدد تھے'' (ملفوظات الیاس) یہی رشید احمد گنگوہی لکھتے ہیں کہ

مولوی اسماعیل دہلوی کی کتاب 'تقویت الایمان' کا ہر گھر میں رکھنا عین اسلام ہے۔

قاسم نانوتوی مدرسہ دیوبند کے بانی ہیں جہاں سے برصغیر کے مسلمانوں کے قلوب سے عشقِ مصطفےٰ ﷺ کا جذبہ ختم کرنے کی تحریک شروع ہوئی۔

تبلیغی جماعت جیسی رسوائے زمانہ تحریک سے اب پوری دُنیائے اسلام اچھی طرح واقف ہوتی جارہی ہے اس جماعت کا پس منظر اس کے علاوہ کچھ بھی نہیں کہ مسلمانوں کے دِلوں سے رسول کریم علیہ الصلوٰۃ والتسلیم کی عقیدت ومحبت کا جذبہ چھین لیا جائے اور اولیاء اللہ بزرگانِ دین اور سادات کرام کی عزت وعظمت سے دِلوں کو خالی کردیا جائے۔ اس فتنہ سامانی کا سب سے بڑا ہتھکنڈہ شرک وبدعت کا کھوکھلا نعرہ ہے چنانچہ ایسے جملہ مراسم ومعمولات جن میں رسول خدا ﷺ سے عقیدت ومحبت کی جھک نظر آئے یا اولیاء اللہ کی عزت وحرمت کی بُو ملے اُن پر شرک وبدعت کی چھاپ لگانا تبلیغیوں کا بنیادی مقصد ہے۔

اربابِ فکر واہل نظر سے مخفی نہیں کہ تبلیغی جماعت جو بستی بستی' قریہ قریہ' کوچہ کوچہ مسلمانوں کو کلمہ پڑھواتے پھرتی ہے وہ دراصل سب کو مشرک سمجھتی ہے ورنہ کیا وجہ ہے کہ وہ مسلمان کو کلمہ پڑھوا کردوبارہ مسلمان بنائے؟ بانی تبلیغی جماعت مولوی الیاس فرماتے ہیں

'میں قسم سے کہتا ہوں کہ یہ تحریک صلوٰۃ (نماز کی تحریک) نہیں بلکہ ایک نئی قوم پیدا کرنی ہے' (دینی دعوت)

ظاہر ہے کہ جب نئی قوم پیدا کرنا ہو تو اُن میں کوئی نبی بھی ہو۔ اسکے دعوے میں مکاتیب الیاس میں لکھتے ہیں کہ 'اگر حق تعالیٰ کسی کام کو لینا نہیں چاہتے تو چاہے انبیاء بھی کتنی کوشش کریں تب بھی ذرّہ نہیں ہل سکتا اور اگر کرنا چاہیں تو تم جیسے ضعیف سے بھی وہ کام لے لیں جو انبیاء سے بھی نہ ہوسکے (مکاتیب الیاس ۱۰۷،۱۰۸)

اس عبارت میں انبیاء کے مقابلے پر اپنے تبلیغی کارکنوں کی برتری کا جذبہ کارفرما ہے۔

Scanned by CamScanner

دین کا وہ کون سا کام ہے جو خدا کی مشیت کے بغیر وجود میں آتا ہو؟ اس اہانت آمیز پیرایہ کا مقصد سوا اس کے اور کیا ہو سکتا کہ جن انبیائے کرام کا حلقہ تبلیغ سالہا سال کی جدوجہد کے بعد بھی چند افراد سے آگے نہ بڑھ سکا اُن کے مقابلے پر آج کے اُن تبلیغی کارکنوں کی برتری ثابت کی جائے جو اپنے تیئں ایک عالم کو ہدایت یاب بنا چکے ہیں اور اس کے بعد انھیں اس ہلاکت خیز نخوت میں مبتلا کر دیا جائے کہ جو کام انبیاء سے بھی نہ ہو سکا وہ کام ہم کر گزرے۔

الامان والحفیظ! کارکنوں میں گستاخیٔ رسول کا کیسا مکروہ جذبہ پیدا کیا جارہا ہے اور یہ کوئی اتفاقی جملہ نہیں ہے مولوی الیاس کے شیخ الاسلام مولوی حسین احمد مدنی نے بھی یہی بات کہی ہے: **پیغمبر کو عمل کی وجہ سے فضیلت نہیں، عمل میں تو بعض امتی پیغمبر سے بھی بڑھ جاتے ہیں** (رسالہ مدینہ بجنور جولائی ۱۹۵۸ء)

آپ نے (مولوی الیاس نے) فرمایا کہ اللہ کا ارشاد ﴿**کنتم خیر امة اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر**﴾ کی تفسیر خواب میں القا ہوئی کہ تم مثل انبیاء کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہو (ملفوظات الیاس)

دیکھ رہے ہیں آپ! کتنے مسلح طریقے پر پیغمبرانہ منصب کی طرف پیش قدمی کی گئی ہے تقریباً چودہ سو برس سے دنیائے اسلام میں یہ آیت پڑھی جارہی ہے سب نے اس کا مفہوم یہی سمجھا ہے کہ یہ آیت کریمہ اُمت محمدی کے حق میں نازل ہوئی ہے کہ تم بہترین اُمت ہو، تمہارا فرض منصبی یہ ہے کہ تم لوگوں کو بھلائی کی طرف بلاؤ اور بُرائی سے روکو۔ لیکن چودہ سو برس کے بعد آج پہلی بار یہ حقیقت منکشف ہوئی کہ معاذ اللہ یہ آیت کریمہ مولوی الیاس (بانی تبلیغی جماعت) کی شان میں نازل ہوئی ہے اور اس کا تفسیری مفہوم یہ ہے کہ مولوی الیاس مثل انبیاء علیہم السلام کے لوگوں کے واسطے ظاہر کئے گئے ہیں۔

خدا کی پناہ! آدمی جب شقاوت پر اُتر آتا ہے تو کیسی کیسی لرزا دینے والی جسارتیں کرتا ہے۔ انبیاء علیہم السلام کے مثل لوگوں میں ظاہر کئے جانے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔

ایک بار فرمایا (مولوی الیاس نے) کہ خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے بعض کو خواب میں ایسی ترقی ہوتی ہے کہ ریاضت ومجاہدے سے نہیں ہوئی کیونکہ اُن کو خواب میں علوم صیحہ القا ہوتے ہیں جو نبوت کا حصہ ہے، پھر ترقی کیوں نہ ہو۔ علم سے معرفت بڑھتی ہے اور معرفت سے قرب بڑھتا ہے اسی لئے ارشاد ہے **قل رب زدنی علما** پھر فرمایا آج کل خواب میں مجھ پر علوم صیحہ کا القا ہوتا ہے اس لئے کوشش کرو کہ مجھے نیند زیادہ آئے (ملفوظات الیاس)

تبلیغی جماعت کا موجودہ طریقہ تبلیغ اگر انبیاء اور صحابہ کا طریقہ ہوتا تو یہ قرآن وحدیث کے ذریعہ معلوم کیا جاسکتا تھا خوابوں کے ذریعہ نہیں ۔۔ خواب پر کسی دینی کام کی بنیاد وہی رکھ سکتا ہے جو قرآن وحدیث کی رہنمائی سے بے نیاز ہو جائے۔ اب آگے چل کر نبوت کا اعلان ہو رہا ہے: 'حق تعالیٰ کو وہ کام لینا ہے جو نبیوں سے لیا جاتا ہے' (سوانح قاسمی صہ ۵۹)

جب بانی تبلیغی جماعت مثل انبیاء علیہم السلام اور تبلیغی کارکنوں کا کام نبیوں والا ہے تو ضرور اُن میں وہ خصوصیات پائی جانی چاہیے جو نبیوں میں مشترک ہوں یعنی حضرت جبرئیل علیہ السلام کا تشریف لانا، ظہور معجزات، غیب کی باتیں بتانا...... وغیرہ۔ فرمایئے کس تبلیغی مولوی کے یہاں حضرت جبرئیل علیہ السلام آتے ہیں اور کس سے معجزات کا ظہور ہو رہا ہے؟

مولوی اسمٰعیل دہلوی کی تعلیمات

'حالتِ نماز میں حضرت محمد ﷺ کی طرف خیال لے جانا اپنے گدھے اور بیل کے خیال میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے۔۔ حضور کا خیال آتے ہی نماز فاسد ہو جائے گی اور نمازی بھی فعل شرک کا مرتکب قرار پائے گا' (صراط مستقیم)

جب تبلیغی جماعت کے عقیدے میں بحالتِ نماز حضور ﷺ کا خیال لانا شرک ہے تو وہ نماز کی تبلیغ سے کس طرح عہدہ برآ ہوگی؟ کیونکہ نماز میں **التحیات** کا پڑھنا واجب اور اُسے پڑھتے وقت جب نمازی **السلام علیك ایها النبی** کہے گا تو ظاہر ہے کہ نبی کا خیال آئے گا۔ اب اس کی دو ہی صورتیں ہیں یا تو تعظیم کے ساتھ آئے گا یا تحقیر کے ساتھ۔ اگر تعظیم کے ساتھ

Scanned by CamScanner

آیا تو دیوبندی مذہب پر شرک ہوگیا' اور توہین کے ساتھ آیا تو نبی کی توہین متفقہ طور پر کفر ہے۔

اب اس مشکل سے بچنے کے لئے دو ہی صورتیں ممکن ہیں یا تو نماز میں یک لخت التحیات چھوڑ دی جائے لیکن مشکل یہ ہے کہ اس کا پڑھنا واجب ہے اور واجب کے ترک سے نماز ہی نہیں پوری ہوتی۔ اب دوسری صورت یہ ہے کہ التحیات تو پڑھی جائے لیکن حضور پاک صاحب لولاک ﷺ کا خیال ہی دل میں نہ لایا جائے مگر پھر مشکل یہ ہے کہ اس سلسلے میں امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ کا یہ ارشاد نمازیوں کو متنبہ کرتا ہے **أحضر فی قلبك النبی** ﷺ **وقل السلام علیك** یعنی پہلے اپنے دل میں نبی ﷺ کو جلوہ گر تصور کرو تب کہو **السلام علیك ایها النبی** ۔ غرض کسی صورت میں بھی تبلیغی جماعت والوں کے لئے نماز کی ادائیگی سے عہدہ برآ ہونا ممکن نہیں ہے۔ بجز اس کے کہ وہ اپنے عقیدے سے تائب ہو جائیں۔

'ہر مخلوق بڑا ہو یا چھوٹا' اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہے' (تقویت الایمان)

بدمذہب خبیث کے نزدیک چمار کی عزت' اللہ تعالیٰ کے محبوبوں سے زیادہ ہے۔

اس کفریہ عبارت پر خود عامر عثمانی دیوبندی کا بیان ملاحظہ فرمایئے: 'کیا اس کا صاف مطلب یہ نہیں کہ اولیاء وصلحاء تو ایک طرف رہے' تمام انبیاء ورُسل اور خاتم النبیین ﷺ بھی اللہ کی شان کے آگے چمار سے بھی زیادہ ذلیل ہیں؟ کیسا خطرناک اندازِ بیان ہے! کتنے لرزہ دینے والے الفاظ ہیں' (تجلی فروری ۱۹۵۷)

'بندے بڑے ہوں یا چھوٹے سب یکساں بے خبر ہیں اور نادان' ایسے عاجز لوگوں کو پُکارنا محض بے انصافی ہے کہ ایسے بڑے شخص (خدا) کا مرتبہ ایسے ناکارے لوگوں کو ثابت کیجئے' (تقویت الایمان) کیا دیوبندی' وہابی' تبلیغی مذہب کے سوا اللہ کو شخص اور انبیاء اولیاء کو بے خبر' نادان' بے حواس' ناکارے کہنے کا کوئی مسلمان تصور کر سکتا ہے؟

'حضور نے فرمایا کہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں' (تقویت الایمان)

'جس کا نام محمد یا علی ہے وہ کسی چیز کا مالک ومختار نہیں' (تقویت الایمان)

'اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ ایک آن میں حکمِ کُــن سے چاہے تو کروڑوں نبی' ولی' جن اور فرشتے' جبرئیل اور محمد ﷺ کے برابر پیدا کر ڈالے' (تقویت الایمان)

خدا کی عظمتِ شان سے کس کافر کو انکار ہو سکتا ہے؟ وہ تو آپ حضرات کے نصیب' انبیاء کو خدا کی عظمت وشان کے نشانے پر رکھے بغیر کیا خدا کی عظمت وشان کے اظہار کا کوئی دوسرا پیرایہ نہیں ہو سکتا --یا-- یہ بھی کہا جا سکتا تھا کہ اس شہنشاہ کی تو یہ شان ہے کہ آن میں ایک حکمِ کُـن سے چاہے تو سارے تبلیغی دیو بندی مولویوں کو روسیاہ بندر بنا دے یا خنزیر کی شکل میں تبدیل کر کے اُسے جہنم کا کندہ بنا دے -- کہنے کی نیت دیکھی جاتی ہے۔

'حضور کی تعظیم بڑے بھائی کے برابر کرنا چاہیے کیونکہ آپ بھی انسان ہیں' (تقویت الایمان)

'انبیاء' اولیاء' امام' امام زادے' پیر وشہید یعنی جتنے اللہ کے مقرب ہیں وہ سب انسان ہیں ......اور بندے عاجز ہمارے بھائی' (تقویت الایمان)

'روضہ مطہرہ کا فقط زیارت کے لئے سفر کرنا شرک ہے' (تقویت الایمان)

'انبیاء کی تعریف بشر کی سی کرو' سو اُس میں بھی کمی کرو' (تقویت الایمان)

'محمد رسول اللہ ﷺ کی تو اُس کے دربار میں یہ حالت ہے کہ مارے دہشت کے بے ہوش ہو گئے' (تقویت الایمان)

'رسول کے چاہنے سے کچھ نہیں ہوتا' (تقویت الایمان)

'خدا تعالیٰ مکر بھی کرتا ہے لکھا ہے اللہ کے مکر سے ڈرنا چاہیے' (تقویت الایمان)

'غیب کا دریافت کرنا اپنے اختیار میں ہو جب چاہے کر لیجئے یہ اللہ صاحب ہی کی شان ہے' (تقویت الایمان)

Scanned by CamScanner

گویا اللہ تعالیٰ کا علم قدیم ولازم نہیں' چاہے تو دریافت کر لے' چاہے تو بے علم رہے' اور اُس کے لئے غیب' غیب ہی رہے (العیاذ باللہ)

یہ ہیں اُن لوگوں کے نعرے توحید کے کرشمے' اللہ کے علم قدیم کا انکار' زماں ومکاں' جھوٹ ومکر کا اثبات۔

مولوی رشید احمد گنگوہی کی تعلیمات

'رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی محفلِ میلاد بہر حال ناجائز ہے' (فتاویٰ رشیدیہ صہ ۲۶)

محفلِ میلاد کے انعقاد کا مقصد دینی مسائل کی تبلیغ' خدا ورسول کے ساتھ بندوں کو وابستہ رکھنے کے لئے ترغیب دینا اور خیر وحسنات کے سرچشموں کی طرف لوگوں کو دعوت دینا ہوتا ہے۔ بدمذہب وہابیوں کے پیش نظر اگر دین کا مفاد ہوتا تو محفلِ میلاد کے سوال پر لڑنے کی بجائے اُسے اپنی رگِ جاں کی طرح عزیز رکھتے۔

' محرم میں ذکرِ شہادتِ حسین رضی اللہ عنہ کرنا اگر بہ روایت صحیحہ ہو سبیل لگانا' شربت پلانا' چندہ سبیل وشربت میں دینا یا دودھ پلانا سب نادرست اور تشبہ روافض کی وجہ سے حرام ہے (فتاویٰ رشیدیہ)

'غوث اعظم رضی اللہ عنہ کی گیارہویں کا کھانا حرام ہے' (فتاویٰ رشیدیہ صہ ۴۳۲)

لیکن اس کے برعکس اسی فتاویٰ رشیدیہ میں مولوی رشید احمد گنگوہی نے لکھا ہے کہ ہندو جو پیاؤ لگاتے ہیں اُس کا پانی پینا جائز ہے۔

'ہندو تہوار ہولی یا دیوالی کی کھیلیں پوری کھانا درست ہے' (فتاویٰ رشیدیہ حصہ دوم صہ ۱۰۷)

'عیدین میں معانقہ کرنا (بغلگیر ہونا' گلے ملنا) بدعت ہے' (فتاویٰ رشیدیہ)

احادیث کی روشنی میں بدعتی کی سزا جہنم ہے۔ اگر مولوی صاحب کا فتویٰ صحیح مان لیا جائے تو عید تو کیا ہوئی مسلمانوں کے لئے مصیبت ہوگئی کہ ہر سال لاکھوں مسلمان جہنمی بن جائیں۔ خود تبلیغی جماعت والے بھی عید کے روز گلے ملنے سے اُن کے سارے تبلیغی گشتوں کا ثواب چلا جاتا ہے اور بقول مولوی گنگوہی وہ جہنم کے مستحق قرار پاتے ہیں۔

'حضور ﷺ نہیں جانتے کہ کیا کیا جائے گا میرے ساتھ اور تمہارے ساتھ' (فتاویٰ رشیدیہ)

' لفظ 'رحمۃ للعالمین' صفتِ خاصہ رسول اللہ نہیں ہے۔ (فتاویٰ رشیدیہ جلد دوم)

یعنی حضور اکرم ﷺ کے علاوہ بھی کسی کو رحمۃ للعالمین لکھا جا سکتا ہے۔ نعوذ باللہ۔

اور حیرت کی بات یہ ہے کہ اپنے مولویوں کو بھی رحمۃ للعالمین قرار دے لیتے ہیں جیسا کہ اشرف السوانح کا مصنف تھانوی صاحب کے متعلق لکھتا ہے:

' حضرت والا (تھانوی) کی سراپا شخصیت برملا مبالغہ **وکفیٰ باللہ شهیدا** وہ لقب صادق آتا ہے جس سے حضرت گنگوہی نے شیخ العرب والعجم حاجی صاحب (یعنی پیر و مرشد) کو بعد وفات حضرت حاجی ممدوح یاد فرمایا تھا یعنی بار بار فرماتے تھے ہائے رحمۃ للعالمین ہائے رحمۃ للعالمین' (اشرف السوانح جلد۲ صہ ۱۵۳)

خدا کی پناہ! حبیب خدا کی شانِ یکتائی پر اس سے زیادہ سنگین حملہ اور کیا ہو سکتا ہے؟ چودہ سو برس سے ساری اُمت کا یہ متفقہ عقیدہ رہا ہے کہ خدائے پاک نے قرآن میں سرور کائنات ﷺ کو رحمۃ للعالمین کے لقب سے جو موصوف کیا ہے وہ انہی کے ساتھ خاص ہے۔ اب کائنات میں کوئی دوسرا رحمۃ للعالمین نہیں ہو سکتا۔

مفتی محمد حسین' تھانوی جی کے خلیفہ اعظم تھے اُن کے انتقال پر ایبٹ آباد کے دیوبندی مہتمم مدرسہ لکھتے ہیں: ' آج نماز جمعہ پر یہ خبر جانکاہ سن کر دل حزیں پر بیحد چوٹ لگی کہ 'رحمۃ للعالمین' دنیا سے سفر آخرت فرما گئے (تذکرہ حسن بحوالہ تجلی دیوبند' نور کرن فروری ۱۹۶۳ء)

Scanned by CamScanner

صحابہ کرام کی تکفیر کرنے والا سنت جماعت سے خارج نہیں:

' جو شخص صحابہ کرام میں سے کسی کی تکفیر کرے (کافر قرار دے) وہ ملعون ہے ایسے شخص کو امام مسجد بنانا حرام ہے اور وہ اپنے اس کبیرہ کے سبب سنت جماعت سے خارج نہ ہوگا
(فتاوئی رشیدیہ)

حالانکہ اگر کوئی مسلمان دوسرے مسلمان کو کافر کہے تو وہ خود کافر ہو جاتا ہے لیکن افسوس کہ مولوی صاحب صحابہ کرام کی دشمنی میں اس قدر ضدی ہو گئے ہیں کہ صحابہ کرام کو کافر کہنے والے کو سنت جماعت سے خارج بھی نہیں کہتے۔ اب آپ ہی انصاف سے کہے کہ گنگوہی صاحب کا یہ سیاہ کارنامہ ایک حق پرست مسلمان کو لرزا دینے کے لئے کافی ہے یا نہیں؟ کون بدنصیب مسلمان ہے جو ایمان کی غیرت رکھتے ہوئے صحابہ کرام کے اسلام پر اس ناپاک حملے کو برداشت کر سکے گا۔

حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے:

' سن لو ! کہ حق وہی ہے جو رشید احمد کی زبان سے نکلتا ہے اور بقسم کہتا ہوں کہ میں کچھ نہیں ہوں مگر اس زمانے میں ہدایت و نجات موقوف ہے میری اتباع پر (تذکرۃ الرشید جلد دوم)

یہ وہ دعوئ ہے جو صرف نبی کریم کرتے رہے ہیں' لیکن رشید احمد گنگوہی اپنے متعلق یہ دعوئ کر رہے ہیں۔۔ کیوں؟ یہ فیصلہ قارئین خود فرمالیں۔

رسول اللہ ﷺ پر الزام شرک (معاذ اللہ)

' رسول اللہ ﷺ نے فرمایا **من حلف بغير الله فقد اشرك** حلف بغیر اللہ کو شرک فرمایا اور خود حدیث میں حلف بغیر اللہ آپ کے کلام میں منقول ہے مثلاً **وابيك لتبنان** مسلم میں موجود ہے۔ سو بولو پہلے تو ابو البشر میں تردد تھا' اب تو لینے کے دینے پڑ گئے کہ خود فخر دو عالم علیہ السلام آپ ہی تو نہی فرماتے ہیں اور شرک ثابت کرتے اور خود اسی کام کو کیا'
(لطائف رشیدیہ صفحہ ۱۴)

ایمان والو! بتاؤ کہ کیا اس سے بڑھ کر حضور ﷺ کی اور توہین ہوسکتی ہے کہ آپ کو شرک کرنے والا لکھ دیا اور اسی پردہ میں حضور اقدس ﷺ کو مشرک بنا دیا کہ شرک کا مرتکب مشرک ضرور ہوگا۔ تو کیا ایسی گندی گستاخی کرنے والا کافر و مرتد نہ ہوگا۔ معاذ اللہ ثم معاذ اللہ

دیوبندیوں تبلیغیوں وہابیوں کے مجدد و محدث (رشید احمد گنگوہی) کے یہ گندے کفری عقیدے ہیں اور سارے دیوبندی اسکو صحیح و درست مانتے ہیں تو اس کفری عقیدے کو درست ماننے والے ابھی کافر و مرتد ہوئے یا نہیں؟

حضور ﷺ کے علم سے زیادہ شیطان کا علم (نعوذ باللہ)

'شیطان و ملک الموت کا حال دیکھ کر علمِ محیط زمین کا فخر عالم کو ثابت کرنا شرک نہیں تو کون سا ایمان کا حصہ ہے شیطان کو یہ وسعت نص سے ثابت ہوئی فخر ذو عالم کی وسعتِ علم (زیادتی علم) کی کونسی نص قطعی ہے جس سے ایک شرک ثابت کرتا ہے' (براہین قاطعہ ص۵۱)

تبلیغیوں اور دیوبندیوں کے ہاں شیطان کی زیادتیِ علم تو نصِ قرآنی سے ثابت ہے مگر حضور ﷺ کے زیادتی علم کے لئے قرآن میں کوئی نص نہیں! یہ عبارت شیطان نوازی کی آئینہ دار ہے۔ اس پر تماشہ یہ کہ شیطان کے لئے اگر علم کی زیادتی ثابت کی جائے تو اُن کے ہاں عینِ ایمان اور توحیدِ خالص رہے لیکن اگر محبوب کبریاء سرور کائنات ﷺ کے لئے علم کی وسعت' زیادتی ثابت کی جائے تو وہ شرکِ خالص بن جائے۔ رسول اللہ ﷺ کے ساتھ اُن کا جذبہ بغض و عناد اپنے حدود سے کس حد تک متجاوز ہو چکا ہے۔

مولوی قاسم نانوتوی (بانی دارالعلوم دیوبند) کی تعلیمات

عمل میں امتی اپنے انبیاء سے بڑھ جاتے ہیں (نعوذ باللہ)

'انبیاء اپنی اُمت میں اگر ممتاز ہوتے ہیں تو علوم ہی میں ممتاز ہوتے ہیں' باقی رہا عمل' تو اس میں بسا اوقات بظاہر امتی مساوی ہو جاتے ہیں بلکہ بڑھ جاتے ہیں' (تحذیر الناس)

Scanned by CamScanner

بانی دارالعلوم دیوبند قاسم نانوتوی نے اُمتی کو عمل میں انبیاء سے بڑھا دیا اور رشید احمد گنگوہی میں شیطان کو علم میں رسول اللہ ﷺ سے زیادہ بتا دیا (لاحول ولاقوۃ)

حضور ﷺ کے بعد نبی آ بھی جائے تو خاتمیت میں فرق نہیں آئے گا (نعوذ باللہ)

'عوام کے خیال میں تو رسول صلعم کا خاتم ہونا بایں معنی ہے کہ آپ کا زمانہ انبیائے سابقین کے زمانے کے بعد اور آپ سب میں آخری نبی ہیں، مگر اہل فہم پر روشن ہوگا کہ تقدّم یا تاخر زمانی میں بالذات کچھ فضیلت نہیں پھر مقام مدح میں **ولکن رسول اللہ وخاتم النبیین** فرمانا اس صورت میں کیونکر صحیح ہوسکتا ہے۔ اگر بالفرض بعد زمانہ نبوی کوئی اور نبی آ بھی جائے تو اس سے خاتمیت محمدی میں کوئی فرق نہیں پڑے گا (تحذیر الناس)

مولوی قاسم نانوتوی کی اس عبارت کو قادیانی بھی بطور حوالہ پیش کرتے ہیں کہ اگر بالفرض کسی نبی کے آنے سے خاتمیتِ محمدی میں فرق نہیں پڑتا' تو مرزا غلام احمد کے آنے سے کیا فرق پڑے گا؟ مولوی قاسم نانوتوی نے نبوت کا دروازہ کھولا اور مرزا غلام احمد قادیانی داخل ہوگیا۔ قاسم نانوتوی کی ان عبارتوں سے مولوی الیاس (بانی تبلیغی جماعت) کی بھی بڑی حوصلہ افزائی ہوئی کہ وہ خود کو مثل انبیاء سمجھ بیٹھے۔

مولوی اشرف علی تھانوی کی تعلیمات

حضور ﷺ کا علم جانور' پاگل اور مجنون جیسا ہے (معاذ اللہ)

تھانوی جی نے حضور اکرم ﷺ کے علمِ غیب کو نہایت بے باکی سے بچوں' چوپائے' جانوروں' پاگلوں کے علم سے تشبیہ دی ہے۔ یہ بے ادبی و گستاخی اور توہینِ نبوت ہے جو موجبِ کفر ہے۔ اس گستاخی پر عالمِ اسلام کے سُنّی علماء (علمائے عرب وحجاز و برصغیر) نے اُن پر کفر کا فتویٰ لگایا۔

'بعض امورِ غیبیہ میں حضور کی کیا تخصیص ہے ایسا علم تو زید وعمرو بلکہ ہر صبی ومجنون بلکہ جمیع بہائم کے لئے حاصل ہے' (حفظ الایمان صہ ۷)

گویا جو علم جانور، پاگل، مجنون کا ہے ایسا ہی رسول کریم علیہ التحیہ والتسلیم کا بھی ہے (معاذ اللہ) اب تبلیغی اور دیوبندی بتائیں کہ جب تم علم نبی کے وارث ہیں اور تمہارے نبی کا علم جانور، پاگل، مجنوں جیسا ہے تو تم کو وراثت میں کون سا علم ملا؟ تمہارا علم بھی تو جانور والا ہی ہوگا۔

لاالہ الا اللہ تھانوی رسول اللہ (معاذ اللہ)

دارالعلوم دیوبند کی مجلس شوریٰ کے رُکن مولانا احمد سعید اکبرآبادی اپنے ماہنامہ 'برہان' دہلی میں تھانوی صاحب کے متعلق لکھتے ہیں: 'ایک مرتبہ کسی مُرید نے مولانا کو لکھا کہ میں نے رات خواب میں اپنے آپ کو دیکھا کہ ہر چند کلمہ تشہد صحیح صحیح ادا کرنے کی کوشش کرتا ہوں لیکن ہر بار ہوتا یہ ہے کہ **لاالہ الا اللہ** کے بعد **اشرف علی رسول اللہ** منہ سے نکل جاتا ہے' ظاہر ہے اس کا صاف اور سیدھا جواب یہ تھا کہ یہ کلمہ کفر ہے۔ شیطان کا فریب اور نفس کا دھوکہ ہے، تم فوراً توبہ کرو اور استغفار کرو، لیکن مولانا تھانوی صرف یہ فرما کر بات آئی گئی کردیتے ہیں کہ تم کو مجھ سے غایت محبت ہے یہ سب کچھ اسی کا نتیجہ اور ثمرہ ہے (برہان۔ فروری ۱۹۵۲ صہ ۱۰۷)

بات خواب پر ہی ختم نہیں ہوگئی بلکہ بیدار ہونے کے بعد بھی مرید کی زبان پر اُن کی نبوت کا اقرار بدستور جاری رہا، خواب کا واقعہ بیان کرنے کے بعد لکھتا ہے:

'اتنے میں بندہ خواب سے بیدار ہوگیا لیکن بدن میں بدستور بے حسی تھی اور وہ اثر ناطاقتی بھی بدستور تھا لیکن حالت خواب اور بیداری میں حضور کا ہی خیال تھا لیکن حالتِ بیداری میں کلمہ شریف کی غلطی پر جب خیال آیا تو اس بات کا اِرادہ ہوا کہ اس خیال کو دِل سے دُور کیا جائے۔ بایں خیال بندہ بیٹھ گیا اور پھر دوسری کروٹ لیٹ کر کلمہ شریف کی غلطی کے تدارک میں رسول اللہ ﷺ پر درود شریف پڑھتا ہوں لیکن پھر بھی کہتا ہوں **اللھم صل علی سیدنا ونبینا ومولانا اشرف علی** حالانکہ اب بیدار ہوں، خواب نہیں لیکن بے اختیار ہوں، مجبور ہوں، زبان اپنے قابو میں نہیں' (رسالہ الامداد مطبوعہ تھانہ بھون بابت شوال ۱۳۳۵ھ ص ۳۴)

اس واقعہ کا سب سے عبرتناک تماشا تو یہ ہے کہ بجائے اس کے کہ 'پیر مغاں' اس صریح کلمہ کفر پر اپنے مُرید کو سرزنش فرماتے' یہ حوصلہ افزا جواب لکھ بھیجتے ہیں: 'اس واقعہ میں تسلی تھی کہ جس کی طرف تم رجوع کرتے ہو وہ بعونہٖ تعالیٰ متبع سنت ہے' (الامداد صہ ۳۴)

قاسم نانوتوی نے نبوت کا دروازہ کھول رکھا ہے اس لئے یہاں تو ہر شخص مدّعی نبوت ہے۔ یہ واقعہ یقیناً کفر ہے اور اسی طرح کی کفر نواز تعلیمات کو تبلیغی جماعت نے مسلمانوں میں پھیلایا تو اُن کے ایمان و اسلام کا کیا حشر ہوگا؟ حیرت ہے کہ اتنی کھلی ہوئی گمراہی کے بعد بھی تبلیغی جماعت کو اصرار ہے کہ وہ تھانوی صاحب کی ان تعلیمات کو مسلمانوں میں عام کرے گی۔

'مُردے کا تیجہ' دسواں' بیسواں اور چالیسواں کرنا' عرس میں جانا' بزرگوں کی منت ماننا' فاتحہ' نیاز' گیارہویں شریف وغیرہ متعارف طور پر کرنا' رواج کے موافق مولود شریف کرنا' تبرکات کی زیارت کے لئے عرس کا انتظام کرنا' شب براءت کا حلوہ پکانا یہ سب ناجائز ہے' (قصد السبیل)

اگر شب براءت کو حضور ﷺ کی پسندیدہ غذا حلوہ پکایا جائے' خود بھی کھایا جائے اور فقراء و مساکین کو بھی کھلایا جائے تو اس میں کیا قباحت ہے اسی طرح اگر مُردے کو ثواب پہنچانے کے لئے کسی دن بھی فاتحہ کرائی جائے تو اس میں کون سا شرک ہے۔ جب تھانوی جی کانپور کے مدرسہ جامع العلوم میں پڑھایا کرتے تھے تو ایک دن انہوں نے اہل محلہ سے صاف صاف کہہ دیا کہ بھائی! یہاں وہابی رہتے ہیں یہاں فاتحہ کے لئے کچھ مت لایا کرو (اشرف السوانح)

پھولوں کا سہرا باندھنا بھی شرک و کفر ہے (معاذ اللہ)

'کسی کو دُور سے پکارنا اور یہ سمجھنا کہ اُس کو خبر ہوگئی' کسی سے مُرادیں مانگنا' کسی کے سامنے جھکنا یا تصویر کی طرح کھڑا رہنا' سہرا باندھنا' علی بخش' حسین بخش' عبد النبی وغیرہ نام رکھنا' یوں کہنا کہ خدا اور رسول اگر چاہے تو فلانا کام ہوجائے گا...... ان باتوں کے کرنے سے ایک مسلمان کافر و مشرک ہوجاتا ہے' (بہشتی زیور حصہ اول' کفر و شرک کی باتوں کا بیان)

تھانوی صاحب کی اسلاف صالحین سے ہٹ کر من مانی تشریح' خود ساختہ اور دین وشریعت کے مزاج کے خلاف گھڑی ہوئی ان جاہلانہ باتوں کا تشفی بخش، تفصیلی، مدلل اور منہ توڑ جواب دیکھنا ہو تو 'جآء الحق' اور 'حقیقتِ شرک' کا ضرور مطالعہ کریں۔

تھانوی صاحب کے یہ ارشادات اگر حق بجانب تسلیم کر لئے جائیں تو ہندو پاک کے پچاس کروڑ مسلمانوں میں سے شاید ہی چند لاکھ افراد رہ جائیں گے جو مسلمان کہلانے کے مستحق ہوں ورنہ سارے کے سارے مسلمان یک لخت دائرۂ اسلام سے نکل جائیں گے۔ شاید یہی وجہ ہے کہ تبلیغی جماعت مسلمانوں کو کلمہ پڑھا کر از سرِ نو مسلمان کرتی پھرتی ہے ورنہ ظاہر ہے کہ ایک کلمہ گو کو کلمہ پڑھانے کا کوئی سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔

نماز میں تھانوی صاحب کے خیال سے جی لگنا:

تھانوی صاحب اور تمام علمائے دیوبند کا یہ متفقہ عقیدہ ہیکہ 'نماز میں زنا کے وسوسہ سے اپنی عورت کے ساتھ مجامعت کا خیال بہتر ہے اور پیر یا پیر کے مثل کوئی بزرگ گو یا رسول اللہ ہی ہوں اُن کا خیال کرنا بیل اور گدھے کے تصور میں ڈوب جانے سے بدرجہا بدتر ہے'
(صراط مستقیم صـ ۹۷)

یہ عقیدہ تو اُن حضرات کا حضور ﷺ کے تصور کے بارے میں ہے لیکن خود اپنے تصور کے بارے میں تھانوی صاحب کا فتوٰی ہے ذرا اُسے غور سے بھی ملاحظہ فرمالیں:

مولوی عبدالماجد دریا آبادی نے اُن سے دریافت کیا کہ نماز میں جب تک آپ کا تصور کرتا ہوں نماز میں جی لگتا ہے یہ عمل محمود ہو تو تقویت فرمائی جائے ورنہ آئندہ احتیاط رکھوں گا۔ .... تھانوی صاحب نے جواب ارشاد فرمایا:

'محمود ہے جب کہ دوسروں کو اطلاع نہ ہو' (حکیم الامت صـ ۵۲)

'دوسروں کو اطلاع نہ ہو' والی بات تو اتنی سنسنی خیز ہے کہ اس ایک ہی جملے سے مذہبی دیانت کا سارا حال آشکار ہو جاتا ہے۔ یہیں سے دل کی یہ چوری صاف پکڑی جا سکتی ہے

Scanned by CamScanner

کہ باہر توحید کے علمبردار بنے پھریئے اور گھر میں اپنی پرستش کرائیے۔ اسی طرح کی 'رسول دشمن' اور 'مشرکانہ تعلیمات' مسلمانوں میں پھیلائی گئیں تو آخرت کی تباہی کے سوا مسلمانوں کے حصے میں اور کیا چیز آئے گی؟

جذبہ ایمان کو درمیان میں رکھ کر فیصلہ کیجئے کہ ایک ہی بات رسول کے حق میں شرک ہے لیکن اپنے حق میں محمود ہے۔

عقائد علمائے دیوبند

'اللہ تعالیٰ کو زماں و مکاں سے پاک ماننا بھی بدعت ہے' (ایضاح الحق صہ ۳۵)

گویا مخلوق کی طرح خالق بھی زماں و مکاں کا محتاج ہے (العیاذ باللہ)

'اللہ جھوٹ بول سکتا ہے اور ہر انسانی نقص و عیب اسکے لئے ممکن ہے' (ایک روزہ صہ ۱۷)

' مقبولین حق کے معجزہ و کرامت جیسے افعال بلکہ اُن سے زیادہ قوی و اکمل کا وقوع طلسم و جادو والوں سے ممکن ہے' (منصب امامت صہ ۹۸)

کیا محمود الحسن اور حسین احمد مدنی نور تھے؟

' رسول اللہ ﷺ تو عام انسانوں کی طرح بشر تھے بلکہ مولانا عبدالشکور کی بولی میں وہ ایک معمولی انسان تھے' (النجم جون ۱۹۳۷ء صہ ۵ کالم ۳)

مگر محمود الحسن اور حسین احمد مدنی ...... نور اور اس کی ضیاء اور چمک تھے

'شیخ الہند مولانا محمود الحسن ایک نور تھے تو شیخ الاسلام مولانا حسین احمد مدنی اس نور کی ضیاء اور چمک تھے' (شیخ الاسلام نمبر صہ ۱۴)

رسول اللہ ﷺ کے بارے میں اسمٰعیل دہلوی مقتول لکھتا ہے 'رسول مَر کر مٹی میں مِل گئے' (تقویت الایمان) لیکن حسین احمد مدنی مَر کر نور ہو گئے اور اُن کے ہر چہار طرف نور ہی نور ہے۔

فاضل دیوبند محمد اسحٰق صاحب نگینوی کا دعویٰ :

' اب ہم دیکھتے ہیں کہ وہ عالمِ نور میں رہتے ہیں اُن کی آنکھوں میں نور ہے اُن کے داہنے نور ہے اُن کے بائیں نور ہے اُن کے چاروں طرف نور ہے وہ خود نور ہو گئے ہیں' (شیخ الاسلام نمبر ۱۵ فروری ۱۹۵۸ء صہ ۱۲ کالم ۴)

فیصلہ آپ کے ذمہ ہے۔ حضور انور ﷺ کو معمولی انسان اور مَر کر مٹی ہو گئے قرار دے رہے ہیں اور اپنے مولویوں کو نور' انسانیت سے بالا اور زندوں کے مثل قرار دے رہے ہیں۔

تھانوی صاحب کے پَر دادا کا قبر سے مٹھائیاں لانا:

تھانوی صاحب کے پَر دادا مرنے کے بعد زندوں کے مثل آتے اور ساتھ میں مٹھائیاں لاتے۔ جب بدنامی کے ڈر سے گھر والوں نے راز فاش کر دیا تو اُن کا مٹھائیوں کے ساتھ آنا بند ہو گیا۔ اشرف السوانح کا تقویت الایمان شکن انکشاف:

' شہادت کے بعد ایک عجیب واقعہ ہوا۔ شب کے وقت اپنے گھر مثل زندوں کے تشریف لائے اور اپنے گھر والوں کو مٹھائیاں لا کر دی اور فرمایا کہ اگر تم کسی سے ظاہر نہ کرو گو تو اسی طرح روزانہ آیا کریں گے لیکن اُن کے گھر والوں کو یہ اندازہ ہوا کہ گھر والے جب بچوں کو مٹھائی کھاتے دیکھیں گے تو معلوم نہیں کیا شبہ کریں' اس لئے ظاہر کر دیا اور پھر آپ تشریف نہیں لائے۔ یہ واقعہ خاندان میں مشہور ہے' (اشرف السوانح جلد اول صہ ۱۳)

بانی دار العلوم دیوبند کی بعد وفات کرامت:

' مولوی طیب قاسمی اپنے دادا کی کرامت بیان کرتے ہیں کہ ایک دفعہ نانوتہ میں جاڑا بخار کی بہت کثرت ہوئی۔ سو جو شخص قبر سے مٹی لے جا کر باندھ لیتا تو اُسے آرام ہو جاتا۔ پس اس کثرت سے مٹی لے گئے کہ جب بھی مٹی قبر پر ڈالو تب ہی ختم' کئی مرتبہ ڈال چکا' پریشان ہو کر ایک مرتبہ میں نے مولانا کی قبر پر جا کر کہا آپ کی کرامت تو ہوئی اور ہماری مصیبت ہو گئی۔ یاد رکھو اب اگر کوئی اچھا ہوا تو ہم مٹی نہ ڈالیں گے ایسے ہی پڑے رہو' لوگ

Scanned by CamScanner

جوتے پہن کر قبر پر چلیں گے۔۔ پس اُس دن سے آرام نہ ہوا جیسے شہرت آرام کی ہوئی تھی ویسے ہی یہ شہرت ہوگئی کہ اب آرام نہیں ہوتا' پھر لوگوں نے مٹی لیجانا بند کر دیا۔ (ارواح ثلاثہ)

تیور ملاحظہ فرمایئے کہ صاحبِ قبر سے عدم شفاء کی درخواست اس بنیاد پر نہیں کی گئی کہ مخلوقِ خدا شرک وبدعت میں مبتلا ہوگئی ہے بلکہ خاندان والے قبر پر مٹی ڈالتے ڈالتے بیزار ہوگئے' یہ بات تو اجمیر' کلیر شریف اور کچھوچھہ شریف پہنچ کر شرک وبدعت ہو جاتی ہے۔ یہاں تو تھانہ بھون اور نانوتہ کے بزرگوں کی کرامت بیان کرنا مقصود ہے۔ مٹی میں نہ صرف شفاء ہی تھی بلکہ صاحبِ قبر خاندان والوں کی آواز سنتے اور اُن کی باتیں بھی مان لیتے تھے۔۔مگر اللہ کے پیارے محبوب سرکارِ ابد قرار ﷺ پر اس بہتان تراشی وافتراء پردازی پر شرم نہ آئی کہ 'میں بھی ایک دن مَر کر مٹی میں ملنے والا ہوں' (تقویت الایمان صہ۹۶)

گستاخانہ خوابوں کی فہرست

نبی اکرم ﷺ کو گرنے سے بچالیا (معاذ اللہ)

مولوی حسین علی دیوبندی ساکن وال بھچراں تلمیذ مولوی رشید احمد گنگوہی دیوبندی اپنی کتاب بلغۃ الحیران صہ۸ پر لکھتے ہیں: **رایت انہ یسقط فامسکۃ واعصمۃ عن السقوط** یعنی میں (مولوی حسین علی) نے نبی ﷺ کو خواب میں گرتے دیکھا تو آپ کو تھاما اور گرنے سے بچالیا (معاذ اللہ)

قرآن عظیم پر پیشاب (معاذ اللہ)

ایک شخص نے کہا میں نے ایسا خواب دیکھا ہے مجھے اندیشہ ہے کہ میرا ایمان نہ جاتا رہے' اُسے کہا گیا بیان تو کرو۔ اُن صاحب نے کہا کہ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ قرآن مجید پر پیشاب کر رہا ہوں۔ اس پر اُسے کہا گیا یہ تو بہت اچھا اور مبارک خواب ہے (مزید المجید اشرف علی تھانوی دیوبندی صہ۱۶ سطر ۲۳ ۱ افاضات الیومیہ جلد ۷ سطر۳)

حضور ﷺ نے اُردو زبان علمائے دیوبند سے سیکھی (معاذ اللہ)

خلیل احمد انبیٹھی اور رشید احمد گنگوہی دیوبندی براہین قاطعہ میں لکھتے ہیں:
'ایک صالح (دیوبندی وہابی) فخر عالم علیہ السلام کی زیارت سے خواب میں مشرف ہوئے اور آپ کو اُردو میں کلام کرتے دیکھ کر پوچھا کہ آپ کو یہ کلام کہاں سے آ گئی' آپ تو عربی ہیں۔۔فرمایا کہ جب سے علماء دیوبند سے ہمارا معاملہ ہوا ہم کو یہ زبان آ گئی۔ سبحان اللہ اس سے رُتبہ اس مدرسہ کا معلوم ہوا (براہین قاطعہ صـ۲۶)

حضور ﷺ کو شاگرد ثابت کیا جا رہا ہے اور یہ دعویٰ یقیناً خدائی کا دعویٰ ہے کیونکہ اللہ تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے **وعلمك مالم تكن تعلم ۔ الرحمٰن علم القرآن** اللہ نے اپنے حبیب ﷺ کو وہ سب سکھلا دیا جو آپ نہ جانتے تھے۔ رحمٰن نے اپنے پیارے محبوب کو قرآن مجید سکھلایا......اور یہ کہنا کہ حضور ﷺ دیوبند میں اُردو سیکھے' یقیناً کفر اور شرک ہے۔

ام المؤمنین سیدہ عائشہ کی شان میں وہابیوں کی گستاخیاں

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو مولوی اشرف علی تھانوی نے اپنی بیوی سے تعبیر کیا ہے (معاذ اللہ): ایک مولوی صاحب نے عرض کیا کہ حضرت عقد ثانی کا داعی پیش آیا تھا' فرمایا۔ ان کی سادگی ودینداری اور بےنفسی۔ جی چاہتا تھا' کہ ایسی اچھی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے۔۔۔ان کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے اور کوئی صورت نہ تھی۔۔۔نیز اس کے متعلق میں نے ایک یہ بھی خواب دیکھی تھی کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبتِ عمر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بوقتِ نکاح حضور کے ساتھ تھی' وہ ہی نسبت اُن کو ہے (معاذ اللہ) (افاضات الیومیہ تھانوی ج ا ص ۶۸ سطر ۲۳)

تھانوی صاحب کا خواب میں ام المؤمنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا

Scanned by CamScanner

کو مکان میں آنے والی دیکھ کر یہ کہنا کہ اس سے میں یہ سمجھا کہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی عمر کی کوئی عورت میرے ہاتھ لگنے والی ہے۔ اس سے بڑھ کر ام المومنین کی توہین کا اور کیا مظاہرہ ہوسکتا ہے اور تھانوی صاحب کی بے ادبی کا اور کیا مزید ثبوت ہوسکتا ہے فرمان الٰہی تو یہ ہے: ﴿وازواجه امهاتهم﴾ یعنی اس نبی اکرم ﷺ کی بیویاں مسلمانوں کی مائیں ہیں، اور تھانوی صاحب ماں کو دیکھ کر بیوی سے تعبیر کرتے ہیں۔ **لاحول ولا قوة الا بالله**۔

اگر کوئی شخص یہ کہے کہ فلاں دن مجھے فلاں دیوبندی مولوی صاحب کی ماں خواب میں ملی تھی، تو میں نے یہ سمجھا کہ اس جیسی عورت میرے ہاتھ لگنے والی ہے۔۔ تو دیوبندی مولوی جل اُٹھیں گے۔۔ مگر آقائے کونین ﷺ کی پاک بیوی کو اپنی بیوی سے تشبیہ دیتے ہوئے انہیں کچھ خوف نہ آیا۔ **فالی الله المشتکی**۔

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ کی مزید توہین:

پرسوں شب میں گھر میں ایک عجیب خواب دیکھا کہ مدینہ منورہ کی مسجد قبا میں حاضر ہیں۔ وہیں جناب کی چھوٹی بیوی صاحبہ بھی ہیں۔ یہ انہیں دیکھ کر بہت خوش۔ انہوں نے دریافت فرمایا رسول اللہ ﷺ کی تصویر دیکھو گی؟ انہوں نے بڑے اشتیاق کے ساتھ کہا کہ ضرور، اتنے میں کسی نے کہا کہ یہ تو عائشہ صدیقہ ہیں۔ اب بڑے غور اور حیرت سے ان کی طرف دیکھ رہی ہیں کہ صورت وشکل وضع ولباس چھوٹی بیوی صاحبہ کا ہے۔ یہ حضرت صدیقہ کیسے ہوگئیں (معاذ اللہ) (حکیم الامت مصنفہ عبدالماجد دریا آبادی مطبوعہ معارف اعظم گڑھ ۵۵۹)

یہ خواب تھانوی جی کے خاص حواری عبدالماجد دریا آبادی نے گھڑا ہے۔ اس میں اُس نے تھانوی کی نئی بیوی کو معاذ اللہ حضور ﷺ کی بہو اور تھانوی کو حضور ﷺ کی خاص الخاص نسل بتایا ہے۔ پھر اس نے جب یہ خواب تھانوی جی کو لکھ کر بھیجا ہے تو وہ اس کی تعبیر میں لکھتا ہے کہ بعض اوصاف میں میری نئی بیوی حضرت عائشہ صدیقہ کی وارث ہے (نعوذ باللہ) کہاں ایک ہندوستانی عورت اور کہاں ذات پاک صدیقہ اور پھر اسی خواب

کے متعلق تھانوی جی کہتے ہیں۔ رویائے صالحہ کا مبشرات میں سے ہونا یہ حجت شرعیہ سے ثابت ہے۔ اس لیے اس کو بشارت سمجھنا اور اس پر مسرور ہونا ماذون فیہ ہے (حکیم الامت مصنفہ عبدالماجد دریا آبادص ۵۵۹)

مسلمان اندازہ فرمالیں کہ حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھ کر اپنی کمسن بیوی کے متعلق کہنا کہ (معاذ اللہ) حضرت سیدہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا' مولوی اشرف علی کے گھر آنے والی ہیں (العیاذ باللہ۔ العیاذ باللہ) حضرت صدیقہ کی وہ ذات پاک جن کی سواری کی مبارک اونٹنی کے غبار پر ہماری مائیں قربان۔ جن کی نعلین پاک کے صدقے مسلمانوں کی مغفرت ہوگی۔ دیوبندی انہیں دیکھ کر کمسن بیوی ہاتھ لگنے کی تعبیر گھڑیں خدا کی پناہ ۔۔ہم اس ناپاک گستاخی کا حوالہ تھانوی جی کی کتاب افاضات الیومیہ سے دے آئے ہیں۔ اب ایک اور معتبر کتاب کی عبارت ملاحظہ ہو' تھانوی اپنی شادی کے متعلق لکھتا ہے۔ ایک ذاکر صالح کو مکشوف ہوا کہ احقر کے گھر (معاذ اللہ) حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا معا میرا ذہن اسی طرف منتقل ہوا۔ اس مناسبت سے کہ جب حضور ﷺ نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے نکاح کیا' حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا بہت کم عمر تھیں وہی قصہ یہاں ہے۔ (الخطوب المدینہ تھانوی ص ۸ 'رسالہ الامداد ماہ صفر ۱۳۳۵ھ)

نوجوان لڑکی سے بوڑھا آدمی نکاح کر کے کیا اپنی ماں کو گھر میں آنے کا خواب گھڑ کر اپنی بیوی کی بشارت سے تشبیہ دے سکتا ہے یہ تو دیوبندی مکتب فکر کے حکیم الامت کا ہی کام ہے (لاحول ولا قوۃ الا باللہ العلی العظیم)

غور کیجئے انتہائی گیا گذرا انسان حتیٰ کہ بھنگی چمار بھی اپنے گھر ماں کے آنے کی خبر سُن کر یہ خیال نہ کرے گا کہ کوئی نئی نویلی جورو ہاتھ آئے گی۔ وہ کون ماں؟ وہ ماں جن کی عظمت وعصمت کا خطبہ قرآن مجید نے بیان کیا' وہ ماں جن کی خاک پا پر کروڑوں مائیں قربان۔۔

'ہاتھ آئے گی' کا ٹکڑا خصوصیت سے قابل توجہ ہے۔ اہل ادب اور اہل زبان اچھی طرح واقف ہیں کہ اس کا موقع استعمال کیا ہے اور 'کمسن عورت ہاتھ آئے گی' کا جملہ تھانوی کی لذت نفسانی وجذبہ شہوانی پر کس حد تک غماز ہے۔

ام المؤمنین خدیجہ الکبریٰ اور عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہما کی شان میں عطاء اللہ شاہ بخاری کی گستاخی:

معاذ اللہ امہات المومنین دیوبندی ملاؤں کے دروازے پر سائل اور فریادی بن کر آئیں' دیوبندیوں کے امیر شریعت عطاء اللہ شاہ بخاری نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔

آج مفتی کفایت اللہ اور مولانا احمد سعید دہلوی کے دروازے پر ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ اور ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ آئیں اور فرمایا' ہم تمہاری مائیں ہیں۔ کیا تمہیں معلوم نہیں کہ کفار نے ہمیں گالیاں دی ہیں۔ ارے دیکھو ام المومنین عائشہ دروازے پر تو کھڑی نہیں۔ (سید عطاء اللہ شاہ بخاری مصنفہ شورش کاشمیری صہ ۱۹۹)

غور کریں کہ اُمہات المومنین جن کی عزت کا خدا حافظ' جن کے دامن تطہیر کی تنویر میں اللہ تعالیٰ قرآن نازل فرمائے' کائنات کی مشکلات جن کے نعلین مبارک کے صدقے حل ہوں' دیوبندی ملاؤں کے شان گھڑنے میں ازواج مطہرات رسول کی شان میں ایسی گستاخی کہ وہ کفایت اللہ جیسے ضمیر فروش ہندوستانی ملاؤں کے دروازے پر فریاد لے کر آئیں۔ العیاذ باللہ۔ خدا کی پناہ (دیوبندی مذہب۔ مصنفہ مناظر اسلام مولانا غلام مہر علی)

خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا نے سینے سے چمٹالیا (معاذ اللہ)

دیوبندی حکیم الامت اشرف علی تھانوی اپنے ایک مولوی فضل الرحمن کی زبانی بیان کرتے ہیں کہ: 'ہم نے خواب میں حضرت فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کو دیکھا انہوں نے ہم کو اپنے سینے سے چمٹالیا (الافاضات الیومیہ تھانوی جلد ۶ ص ۳۰)

استغفر اللہ العظیم مسلمانو! غور کرو کیا کسی بے دین خارجی یزیدی، یہودی کو بھی خاتون جنت سیدہ فاطمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا کی جناب میں ایسے صریح گستاخی کی جراءت ہوئی۔ مرزا قادیانی مردود نے تو یہ لکھا تھا کہ (معاذ اللہ) 'حضرت فاطمہ نے کشفی حالت میں اپنی ران پر سر رکھا' (ایک غلطی کا ازالہ) مگر دیوبندی وہابی حکیم الامت اس سے بہت آگے بڑھ کر یہ کہہ رہا ہے کہ (معاذ اللہ) سیدہ نے سینے سے چمٹا لیا۔

تھانوی کی مُریدنی سے حضور ﷺ کا بغلگیر ہونا (معاذ اللہ)

اشرف علی تھانوی کی ایک مُریدنی اپنا خواب بیان کرتی ہے کہ 'ایک جنگل ہے اس میں میں ہوں ایک تخت ہے کچھ اونچا سا اُس پر زینہ ہے' تھوڑی دیر میں حضور ﷺ تشریف لائے اور زینہ پر چڑھ کر میرے سے بغلگیر ہوئے اور مجھ کو خوب زور سے بھینچ دیا جس سے سارا تخت ہل گیا (معاذ اللہ) (اصدق الرویا اشرف علی تھانوی جلد۲ صہ ۲۳)

حضور ﷺ کی ذات اقدس پر کس قدر بہتان صریح ہے۔ کیا دُنیا بھر کا کوئی بدترین دشمنِ اسلام بھی بانی اسلام پر ایسی الزام تراشی کر کے آپ کی توہین کر سکتا ہے؟ جس آقا کا یہ ارشاد ہو کہ **لعن اللہ الناظر** نظر کرنے والے پر خدا کی لعنت۔

حضور ﷺ مقتدی (معاذ اللہ)

قاری محمد طیب قاسمی مہتمم مدرسہ دیوبند سے منقول ہے کہ 'بھوپال میں موجودہ نواب کی والدہ کافی عرصہ سے بیمار تھے۔ ریاست کے ایک افسر نے جو اہل حدیث تھے خواب دیکھا ...... کہ نواب بھوپال بطور امام آگے ہیں...... اور اُن (مقتدیوں) میں حضور اکرم ﷺ بھی شامل ہیں۔ افسر نواب کی یہ عظمت (کہ وہ امام الانبیاء کے امام ہیں اور امام الانبیاء اُن کے مقتدی ہیں) دیکھ کر بہت خوش ہوا (روزنامہ انجام کراچی ۲۰ اگست ۱۹۵۷ء)

Scanned by CamScanner

حضرت ابراہیم علیہ السلام مقتدی (معاذ اللہ)

'حضرت ابراہیم علیہ السلام نے مولانا (حسین احمد صاحب مدنی) کی اقتداء میں نماز جمعہ ادا فرمائی۔ فقیر (مرغوب احمد راپوری) بھی مقتدیوں میں شامل تھا۔ (شیخ الاسلام نمبر صہ ۱۶۴)

حیرت واستعجاب اس پر کہ اپنے مولوی کو امام الرسول قرار دے رہے ہیں۔ کیا نبی کی موجودگی میں غیر نبی امامت کا مستحق ہے؟

نماز قائم ہو چکی اور امام نماز پڑھ رہا ہے دُنیا جہاں کا کوئی بھی شخص نماز میں شریک ہونا چاہے گا تو مقتدی بنے گا لیکن حضور ﷺ کی یہ شان وعظمت ہے کہ آپ اگر شرکت فرما دیں تو حضور ﷺ خود امام ہوں گے اور عین حالتِ نماز میں بھی امام' حضور ﷺ کا مقتدی بن جائے گا۔ بخاری شریف اور مدارج النبوۃ میں یہ واقعہ موجود ہے سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز پڑھا رہے تھے سرکار رسالت ﷺ تشریف لائے' صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نماز میں پیچھے ہٹنا چاہتے ہیں لیکن سرکار منع نہیں فرماتے اور سرکار ﷺ اُن کے بائیں طرف ہو کر نماز شروع فرما دیتے ہیں۔ حدیث شریف کے یہ الفاظ ہیں **کنا تقتدی بابی بکر وابوبکر کان تقدی برسول الله صلی الله علیه وسلم** یعنی ہمارے امام ابوبکر صدیق تھے اور ابوبکر صدیق کے امام' امام الانبیاء ﷺ تھے۔

صفیں بچھانا اور تھانوی کی اقتداء میں تراویح پڑھنا (معاذ اللہ)

احقر (مرید تھانوی) نے خواب دیکھا کہ ماہ مبارک رمضان شریف ہے اور عشاء کا وقت ہے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا' حضور عالی (تھانوی) کے دَرِ دولت (گھر) میں تشریف فرما ہیں۔ تراویح میں حضور انور کا قرآن پاک سننے کا ارادہ رکھتے ہوئے حضور کے در دولت میں صفوف کے بچھوانے پردے ڈلوانے کے اہتمام میں پھر رہی ہیں (اصدق الرویا صہ ۵۰)

(معاذ اللہ) حضور نبی کریم ﷺ کو تھانوی کی اقتداء میں نماز تراویح پڑھنے کا شوق ہے

اور ام المؤمنین سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا (تھانوی کے گھر میں) صفیں بچھوانے اور پردے ڈلوانے میں مصروف ہیں۔ تبلیغیوں کے امام اسمٰعیل دہلوی جب حضور سید المرسلین ﷺ کی توہین وتنقیص پر اُتر آتے ہیں تو اپنی کتاب تقویت الایمان میں لکھ دیتے ہیں کہ 'حضور نے فرمایا کہ میں بھی مر کر مٹی میں ملنے والا ہوں' ...... تبلیغیوں کو جب اپنے گھر کے مولویوں واکابرین کی جھوٹی عظمت دکھائی ہوتی ہے تو حیات النبی ﷺ کو تسلیم کرتے ہوئے حضور سید المرسلین کے علم غیب' اختیارات اور تصرفات سب کو مان لیتے ہیں۔ اب ان اعتقادی باتوں کے ثابت کرنے میں شرک وکفر نظر نہیں آتا۔

تخت پر وعظ اور امام الانبیاء علیہ السلام نیچے (معاذ اللہ)

اشرف علی تھانوی کا ایک مرید لکھتا ہے 'میں نے خواب دیکھا کہ ایک محلّہ میں حضور (مولوی اشرف علی تھانوی) کا وعظ ہے۔ محفل میں ایک بہت اونچا تخت بچھا ہوا ہے جس پر سفید فرش ہے۔ تخت اس قدر اُونچا ہے کہ دو تین سیڑھیاں چڑھ کر اس پر پہونچنا ہوتا ہے۔ اس تخت پر حضور (مولوی اشرف علی تھانوی) وعظ فرما رہے ہیں اور نیچے عام لوگوں کی مجلس میں محمد رسول اللہ ﷺ ہیں (اصدق الرویا' حصہ دوم ۳۹)

صفات میں اشتراک وبرابری (معاذ اللہ)

ایک شخص نے اپنا کشف بیان کیا تھا کہ مجھ کو مکشوف ہوا کہ میں اور جناب رسول مقبول ﷺ مساوی درجہ میں ہیں .... مولانا یعقوب (نانوتوی صدر دیوبند) نے ارشاد فرمایا اس کا مطلب یہ ہے کہ بعض صفات میں ہم اور حضور ﷺ مشترک ہیں (معاذ اللہ)

(الافاضات الیومیہ اشرف علی تھانوی جلد ۴ صفحہ ۱۶۸)

دیوبندی ملاں بعض صفات میں اشتراک کا دعویٰ کرتے ہیں لیکن صاحب قصیدہ بردہ شریف فرماتے ہیں: **منزه عن شريك فى محاسنه فجوهر الحسن فيه غير منقسم**

یعنی حضور ﷺ اپنی تمام خوبیوں اور صفات میں شریک منزہ ہیں' کوئی اُن کا شریک نہیں۔

Scanned by CamScanner

نجدی وہابی دیوبندی تبلیغی کو معلوم ہونا چاہیے کہ اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ اپنی ہر صفت پر ہر شان میں بے مثل و بے مثال ہیں اور ہر اعتبار سے بے نظیر ہیں۔

حضور شیخ الاسلام امام المتکلمین رئیس المحققین علامہ سید محمد مدنی اشرفی جیلانی فرماتے ہیں:

وہ میری جان بھی جان کی جان بھی، میرا ایمان بھی روحِ ایمان بھی

مہبطِ وحیِ آیات بھی اور قرآن بھی، روحِ قرآن بھی

ہو ترا مثل کوئی کبھی اور کہیں، رب نے رکھا نہیں اسکا امکان بھی

رسول اللہ ﷺ سے کھانا پکوانا (معاذ اللہ)

ایک دن اعلحضرت (یعنی پیر و مرشد رشید احمد گنگوہی) نے خواب دیکھا کہ آپ کی بھاوج آپ کے مہمان کا کھانا پکا رہی ہیں کہ جناب رسول مقبول ﷺ تشریف لائے اور آپ کی بھاوج سے فرمایا کہ اُٹھ تو اس قابل نہیں کہ امداد اللہ کے مہمان کا کھانا پکائے۔ اس کے مہمان علماء (دیوبندی ملاں) ہیں اس کے مہمان کا کھانا میں پکاؤں گا۔ (تذکرۃ الرشید جلد ا صـ ۴۶)

معاذ اللہ ثم معاذ اللہ! رسول دشمنی کا یہ گھناؤنا جذبہ ہے کہ اپنے خانہ ساز مولویوں کی عظمت منوانے کے لئے محبوب کبریا سید المرسلین ﷺ کو اپنے مطبخ کا باورچی بنایا جا رہا ہے یہ محض خداوند قدوس کی ڈھیل ہے۔ سرور کائنات ﷺ ان ہی گنگوہی صاحب کے لئے معاذ اللہ کھانا پکا رہے تھے جو خانقاہ کی بھری محفل میں نانوتوی صاحب سے معاشقہ فرماتے۔

'ایک دفعہ گنگوہ کی خانقاہ میں مجمع تھا۔ حضرت گنگوہی' حضرت نانوتوی کے مرید شاگرد سب جمع تھے اور یہ دونوں حضرات بھی وہیں مجمع میں تشریف فرما تھے کہ حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی نے حضرت قاسم نانوتوی سے محبت امیز لہجہ میں فرمایا' یہاں ذرا لیٹ جاؤ' حضرت نانوتوی کچھ شرما سے گئے' مگر حضرت گنگوہی نے پھر فرمایا تو بہت ادب کے ساتھ چت لیٹ گئے اور قاسم نانوتوی کی طرف کروٹ لے کر اپنا ہاتھ اُن کے سینہ پر رکھ دیا جیسے کوئی عاشق صادق اپنے قلب کو تسکین دیا کرتا ہے۔ مولانا قاسم نانوتوی ہر چند فرماتے رہے کہ میاں

کیا کر رہے ہو، یہ لوگ کیا کہیں گے۔ حضرت گنگوہی نے فرمایا، لوگ کہیں گے تو کہنے دو
(ارواح ثلاثہ صہ۲۸۹)

یہ وہی قاسم نانوتوی ہیں جو حضور ﷺ کی زبان پاک سے اپنے بارے میں نکلے ہوئے مقدس الفاظ **انما انا قاسم والله یعطی** (بیشک میں تقسیم کرنے والا ہوں اللہ تعالیٰ عطا فرماتا ہے) کو اپنی ذات پر چسپاں کر رہے ہیں۔

ایک مرتبہ مولانا گنگوہی اور مولانا نانوتوی حج بیت اللہ کو تشریف لے گئے......راستے میں جو کچھ ملتا وہ سب لوگوں کو دے دیتے اور ساتھیوں نے کہا کہ حضرت آپ تو سب ہی دے دیتے ہیں کچھ تو اپنے پاس رکھئے، تو فرمایا **انما انا قاسم والله یعطی** (ارواح ثلاثہ)

کیا اس مقام پر بانی دارالعلوم دیوبند مولانا نانوتوی، رسول اللہ ﷺ کی ہمسری کے مدعی نہیں ہوئے؟ وہ حدیث جسے سرور کائنات نے اپنے بارے میں فرمایا ہو، اُس کو نانوتوی صاحب کا اپنے اُوپر فٹ کرنا یا اپنی ذات کو اس حدیث کا مصداق ٹھہرانا، کیا یہ ارشادات مصطفوی سے بغاوت اور تحریف فی الدین نہیں ہے؟

دارالعلوم دیوبند کے باب الداخلہ اور قاسم نانوتوی کی تصانیف پر یہی الفاظ اپنے بارے میں لکھے جاتے ہیں: **انما انا قاسم والله یعطی**

مگر آج ان ہی (دیوبندی حضرات کے قاسم العلوم والخیرات) کو مولانا رشید احمد گنگوہی نے بھرے مجمع کے سامنے دن کی روشنی میں چاروخانہ چت کر دیا ۔۔ اور ایک مبارک خواب بھی ملاحظہ فرمایئے: 'مولانا گنگوہی نے ایک بار ارشاد فرمایا: میں نے ایک بار ایک خواب دیکھا تھا کہ مولوی قاسم دلہن کی صورت میں ہیں اور میرا اُن سے نکاح ہوا ہے جس طرح زن وشوہر کو ایک دوسرے سے فائدہ پہونچتا ہے اسی طرح مجھے اُن سے اور انہیں مجھ سے فائدہ پہونچا ہے' (تذکرۃ الرشید حصہ دوم صہ۲۸)

اللہ ہی جانے یہ تبلیغی مولوی کتنے گندے خیالات ذہن میں رکھتے ہیں، مگر اتنی بات تو سب کو تسلیم کرنی پڑے گی کہ ان مولویوں کا ذوقِ مباشرت بڑا اونچا تھا۔ برسوں گھروں

Scanned by CamScanner

سے دُور ہونے کے سبب تبلیغی مولوی جنسی عمل خصوصاً اغلام بازی کی گندگیوں اور بُرائیوں میں مبتلا ہوتے ہیں......نوجوان اور کمسن لڑکوں کو اُن سے دُور رکھنا بہت ضروری ہے۔ یہ لوگ مساجد کی حرمت اور تقدس کو بھی ملحوظ نہیں رکھتے۔۔سب کچھ پامال کر دیتے ہیں۔

تبلیغی جماعت کے لوگ اپنے بیوی بچوں سے بے رُخی کا مظاہرہ کرتے ہوئے چالیس چالیس دن کے لئے گھروں سے غائب ہو جاتے ہیں۔ گھر سے بے رخی کیا تباہی مچا رہی ہے اُس کا جائزہ لینا چاہیے۔ عورت کا سب سے بڑا اور سب سے بڑھ کر یہ حق ہے کہ اُس کا شوہر اُس کے بستر کا حق ادا کرتا رہے۔ مرد اپنی بیوی کے پاس نہیں رہتا بلکہ نماز روزہ میں لگا رہتا ہے تو عورت شوہر سے مطالبہ کر سکتی ہے اور مرد کو حکم دیا جائے گا کہ عورت کے پاس بھی رہا کرے۔ قرآن مجید نے عورتوں کو مردوں کا اور مردوں کو عورتوں کا لباس قرار دیا ہے ۔۔ارشاد ربانی ہے ﴿هُنَّ لِبَاسٌ لَّكُمْ وَ اَنْتُمْ لِبَاسٌ لَّهُنَّ﴾ (البقرہ) عورتیں تمھارا لباس (زینت) ہو اور تم ان کا لباس ہو۔

اس ارشاد قرآنی کا مطلب یہ ہے تم انھیں گناہوں سے محفوظ رکھنے والے ہو اور وہ تمھیں، تم اُن کی ضرورت ہو اور وہ تمھاری، لباس سے بدن ڈھانکا اور چھپایا جاتا ہے بغیر لباس رہنا بے حیائی ہوتا ہے۔ حیا کا تقاضہ ہوتا ہے کہ ہمیشہ جسم پر لباس ہو۔ مرد اور عورت ایک دوسرے کا لباس ہیں، ساتھ رہکر زندگی گذارنے سے بے حیائی سے محفوظ رہتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے فرمایا اِنَّ لِزَوْجِكَ عَلَيْكَ حَقًّا تیری بیوی کا تجھ پر حق ہے۔ تبلیغ کے بہانے گھروں سے غائب رہنے میں اس کا حق تلف ہوتا ہے۔ عورتوں کی حق تلفی سے معاشرے میں سماجی اور اخلاقی بُرائیاں پھیلتی ہیں زندگی کا چین وسکون ختم ہو کر زندگیاں برباد ہوتی ہیں۔

عورت کے پاس رہنے کی کیا میعاد ہے اس کے بارے میں ایک روایت یہ ہے کہ چار دن میں ایک دن عورت کے لئے اور تین دن عبادت کے لئے اور صحیح یہ ہے کہ مرد کو حکم دیا جائے گا کہ عورت کا بھی خیال رکھے اس کے لئے بھی کچھ وقت دے۔ (بہارِ شریعت)

مسئلہ: جو شخص اپنی جوان عورت سے بلا عذر چالیس روز جُدا رہے، جماع نہ کرے، وہ گناہگار ہوگا۔۔ یعنی اتنی مدت بیوی سے دُور رہنا ممنوع کہ جس میں اُسے پریشان نظری و پریشان خاطری ہوتی ہے (اسوۂ حسنہ)

بیوی کے اس حق کی کتنی اہمیت ہے اس بارے میں حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے دور خلافت کا ایک واقعہ بڑا عبرت انگیز اور انتہائی نصیحت آمیز ہے روایت ہے کہ امیر المومنین رات کو رعایا کی خبر گیری کے لئے شہر مدینہ منورہ کی گلیوں میں گشت کررہے تھے اچانک ایک مکان سے دَردناک اشعار پڑھنے کی آواز کان میں آئی۔ یہ ایک عورت تھی جو اپنے شوہر کے فراق اور لمبی جدائی کے بارے میں دَردناک اور رقت انگیز اشعار گا رہی تھی آپ غور سے اُن اشعار کو سنتے رہے اور بیحد متاثر ہوئے۔ صبح کو جب آپ نے تحقیقات کی تو معلوم ہوا کہ اُس عورت کا شوہر جہاد کے سلسلے میں عرصہ دراز سے باہر گیا ہوا ہے اور یہ عورت اُس کو یاد کر کے رنج وغم میں اکثر یہ اشعار پڑھتی رہتی ہے۔ امیر المومنین کے دل پر اُس کا اتنا گہرا اور شدید اثر پڑا کہ آپ نے تمام سپہ سالاروں کو یہ فرمان لکھ بھیجا کہ کوئی شادی شدہ فوجی چار مہینے سے زیادہ اپنی بیوی سے جدا نہ رہے۔

آج کا دور بہت ہی پرفتن ہے۔ نفس کی خواہشات اور شہوت کو ابھارنے والی فلمیں ڈرامے اور کتابیں پھیل چکی ہیں۔ ٹی وی، سی ڈی، وی سی آر اور ڈش کی وجہ سے اخلاقی سماجی و معاشرتی برائیاں پھیل رہی ہیں۔ گندے مناظر اور عریاں نظارے گھر کی چار دیواری میں بیٹھ کر دیکھے جارہے ہیں۔۔ حضرت جی تبلیغی گشت میں مصروف ہیں اور گھر پر بیوی بچے ریموٹ کنٹرول سے کھیل رہے ہیں۔

رسول پاک ﷺ مقتدی اور مریدوں کے پیچھے (معاذ اللہ)

مولوی اشرف علی تھانوی کے ایک مرید کہتے ہیں: 'یہ خواب نظر آیا کہ جمعہ کی نماز کے لئے صف بندی ہورہی ہے آنحضرت ﷺ احقر کے بائیں جانب تھے اور حضرت والا

Scanned by CamScanner

(تھانوی) نماز جمعہ پڑھا رہے تھے۔ آنحضرت ﷺ نے احقر کا بازو پکڑ کر اپنے آگے کی صف میں کر دیا تھا۔ اس خواب کی وجہ سے دن کو ایسی خوشی محسوس ہوئی کہ جس کے اظہار کو کوئی لفظ ہی سمجھ میں نہ آیا جو تحریر کروں' (اصدق الرویا۔ اشرف علی تھانوی حصہ دوم صہ ۲۴)

دیکھا آپ نے حضور انور ﷺ کو مولوی تھانوی کا مقتدی بنا رہے ہیں اور تھانوی جی' امام الانبیاء علیہ السلام کی امامت کے خواب شائع کر رہا ہے اور مرید تھانوی کو آگے ہونے کی خوشی میں لفظ ہی نہیں مل رہا ہے جو بیان کرے۔ یہ ہیں تبلیغی اور دیوبندی تعلیمات !

جسم میں جسم سما گیا (معاذ اللہ)

'رسول اللہ ﷺ کا جسم مبارک مولانا (محمد قاسم نانوتوی) کے جسمِ مبارک میں سمانا شروع ہوا' یہاں تک کہ رسول اللہ ﷺ کا ہر عضو مولانا (نانوتوی) میں سما گیا اور سر مبارک۔
(سوانح قاسمی جلد۳ صہ ۱۲۹)

یہاں دیوبندیوں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے جسمِ مبارک کے ہر عضو مبارک کو بانی مدرسہ دیوبند کے جسم میں سما دیا۔ ہر عضوِ رسول اللہ ﷺ کو عضو قاسمِ نانوتوی بنا دیا۔ یہ کس قدر شدید ترین گستاخی ہے اور پرلے درجے کی توہین ہے۔

اختصار کے پیش نظر کتاب میں صرف چند خواب ہی بیان کئے گئے ہیں......علمائے دیوبند و تبلیغی جماعت کے عقائد' افکار و خیالات سے مزید واقفیت اور تحقیق کے لئے زلزلہ' زیر و زبر' خون کے آنسو' دعوت فکر' دعوت انصاف' عقائد علمائے دیوبند و نظامیہ' خوابوں کی برات' توضیح البیان' اور حسام الحرمین کا مطالعہ کریں۔ اللہ تعالیٰ تمام اہلِ اسلام کو حق پر قائم رکھے اور بدمذہب باطل فرقوں کے فتنوں سے مسلمانوں کو محفوظ رکھے۔
(آمین بجاہ سید المرسلین ﷺ)

وَاٰخِرُ دَعْوٰنَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
وَصَلَّ اللّٰہُ تَعَالٰی عَلٰی خَیْرِ خَلْقِہٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ اَجْمَعِیْنَ

مطبوعات شیخ الاسلام اکیڈمی

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
رسول اکرم ﷺ کے تشریعی اختیارات	۱۸/	حقیقت شرک	۵۰/
اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب	۴۵/	سنت و بدعت	۲۵/
اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب	۴۰/	عورتوں کا حج وعمرہ	۴۰/
دین اور اقامت دین	۵۵/	گناہ اور عذاب الٰہی	۲۵/
محبت رسول روح ایمان	۲۰/	اسلامی نام	۱۵/
امام احمد رضا اور اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ	۱۰/	مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی	۲۰/
فضیلت رسول ﷺ	۲۰/	جماعت اہلحدیث کا فریب	۱۰/
رحمت عالم ﷺ	۱۵/	جماعت اہلحدیث کا نیا دین	۲۵/
حقیقتِ نور محمدی ﷺ	۲۰/	اہلحدیث اور شیعہ مذہب	۱۵/
محبت اہلبیت رسول	۲۰/	جماعت اسلامی اور شیعہ مذہب	۱۵/
محبت رسول شرط ایمان	۲۰/	عبدیت مصطفیٰ ﷺ	۲۵/
النبی الامی ﷺ	۲۰/	توبہ و استغفار	۲۰/
سیدنا امام حسین اور یزید	۱۵/	شیطانی وسواس کا علاج	۳۰/
سیدنا علی اور خلفائے راشدین	۱۰/	فضائل لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ	۲۵/
شیعوں کے گیارہ اعتراضات	۱۰/	اللہ تعالیٰ کی کبریائی	۳۰/
عورتوں کی نماز	۲۵/	امہات المؤمنین	۸۰/
صحیح طریقہ غسل	۵۰/	حضور ﷺ کی صاحبزادیاں	۸۰/
طریقہ فاتحہ + آیات شفاء	۱۸/	استخارہ (پریشانیوں سے چھٹکارہ)	۸/
جادو کا قرآنی علاج	۸/	صحابہ کرام اور تعظیم رسول ﷺ	۱۵/
قربانی اور عقیقہ	۲۰/	قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی	۱۲/
احکام میت + نماز جنازہ کا طریقہ	۲۸/	Durood Shareef	۳۵/
عقائد نظامیہ و دیوبند	۸/	بینک انٹریسٹ اور لائف انشورنس	۱۰/

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد (9848576230)

Scanned by CamScanner

مطبوعات شیخ الاسلام اکیڈمی

کتاب	قیمت	کتاب	قیمت
رسول اکرم ﷺ کے تشریعی اختیارات	۱۸/	حقیقت شرک	۵۰/
اسلام کا نظریہ عبادت اور مودودی صاحب	۴۵/	سُنّت و بدعت	۲۵/
اسلام کا تصور الٰہ اور مودودی صاحب	۴۰/	عورتوں کا حج وعمرہ	۴۰/
دین اور اقامت دین	۵۵/	گناہ اور عذاب الٰہی	۲۵/
محبت رسول روحِ ایمان	۲۰/	اسلامی نام	۱۵/
امام احمد رضا اور اردو تراجم کا تقابلی مطالعہ	۱۰/	مغفرت الٰہی بوسیلۃ النبی	۲۰/
فضیلت رسول ﷺ	۲۰/	جماعت اہلحدیث کا فریب	۸/
رحمت عالم ﷺ	۱۲/	جماعت اہلحدیث کا نیا دین	۲۵/
حقیقت نور محمدی ﷺ	۲۰/	جماعت اسلامی اور شیعہ مذہب	۱۵/
محبت اہلبیت رسول ﷺ	۲۰/	اللہ تعالیٰ کی کبریائی	۲۵/
شیعوں کے گیارہ اعتراضات	۱۰/	توبہ واستغفار	۲۰/
سیدنا امام حسین اور یزید	۱۰/	شیطانی وسواس کا علاج	۲۵/
سیدنا علی اور خلفائے راشدین	۱۰/	فضائل لَا حَوْلَا وَ لَاقُوَّةَ اِلَّا بِاللهِ	۲۵/
عورتوں کی نماز	۲۵/	اہلحدیث اور شیعہ مذہب	۱۲/
صحیح طریقہ غسل	۲۵/	نماز جنازہ کا طریقہ	۸/
جادو کا قرآنی علاج	۵/	احکام میت	۲۰/
طریقہ فاتحہ	۱۰/	قربانی اور عقیقہ	۲۰/
آیات شفاء	۵/	عبدیت مصطفیٰ ﷺ	۲۵/
بنک انٹریسٹ اور لائف انشورنس	۱۰/	قرآن مجید کے غلط ترجموں کی نشاندہی	۱۰/
سلام پڑھنے کا ثبوت	۵/	علم غیب	۵/
وقفہ تراویح اور ثبوت تسبیح	۵/	محبت رسول شرطِ ایمان	۲۰/
فتاویٰ نظامیہ	۵/	عرس کیا ہے؟	۵/
تبلیغی جماعت کا پُر اسرار پروگرام	۵/	Durood Shareef	۳۵/

مکتبہ انوار المصطفیٰ 23-2-75/6 مغلپورہ۔ حیدرآباد (9848576230)

Scanned by CamScanner